REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO P/GDP- 3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۲۵ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۹ جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ　　۱۸ تبلیغ ۱۳۶۷ ہش　　۱۸ فروری ۱۹۸۸ء

دار الحکومت SUVA میں

# جماعتِ احمدیہ فیجی کا اٹھارہواں کامیاب جلسہ سالانہ

● حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام ● پانچصد سے زائد فرزندانِ احمدیت کا روحانی اجتماع

● ایک ہندو نوجوان کا قبولِ اسلام

رپورٹ مرسلہ مکرم عبد العزیز شاہد صاحب مبلغ انچارج فیجی

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے دنیا کے کنارے پر واقع جماعت احمدیہ فیجی کو اپنا اٹھارہواں جلسہ سالانہ دار الحکومت SUVA میں منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔

انعقاد جلسہ سے قبل خدام، انصار اور لجنہ نے احاطہ مسجد و مشن ہاؤس کو اچھی طرح صاف کر کے خوبصورت بینرز سے سجایا۔ جزاہم اللہ خیراً

**ریڈیو فیجی** جلسہ سے دو روز قبل خاکسار نے ریڈیو فیجی پر جلسہ سالانہ کے بارہ میں ایک تقریر کی جس میں جلسہ کے مختصر تاریخی پس منظر اور اغراض پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر پہلا جلسہ سالانہ قادیان میں منعقد کیا تو اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۷۵ تھی آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام دنیا کے ۱۱۴ ممالک میں بفضلہ تعالیٰ پھیل چکے ہیں، اور اپنے اپنے ملک میں سالانہ جلسے منعقد کر رہے ہیں۔ یہ تمام روحانی جلسے اسی بنیادی اور مرکزی جلسے کے تابع ہیں۔ جماعت احمدیہ فیجی بھی اسی نوع کا اپنا اٹھارہواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۵/۱۲/۸۷ کو منعقد کر رہی ہے۔ جس میں فیجی کی تمام جماعتوں کے نمائندگان شامل ہوں گے۔ تمام اہل وطن کو اس میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ ہر مہمان کو بفضلہ تعالیٰ نہایت پیار و محبت سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ قیام و طعام کا بھی معقول انتظام ہوگا۔

اس نشریاتی دعوت نامہ کے علاوہ احباب جماعت نے انفرادی دعوت نامے بھی تقسیم کئے۔ جس کے نتیجہ میں مورخہ ۲۴/۱۲/۸۷ کو ہی مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی مورخہ ۲۵/۱۲/۸۷ کو صبح ۹ بجے تک قریباً تمام مہمانانِ کرام بسوں، کاروں اور ہوائی جہاز کے ذریعہ تشریف لے آئے۔ جلسہ میں غیر از جماعت دوست بھی کثرت سے شامل ہوئے۔

مورخہ ۲۵/۱۲/۸۷ و ۲۶/۱۲ کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جس میں حضور انور، احباب جماعت اور ترقی احمدیت کے لئے عاجزانہ دعائیں کی گئیں۔

**جلسہ سالانہ کا پہلا دن** :- مورخہ ۲۵/۱۲/۸۷ بروز جمعۃ المبارک بوقت دس بجے صبح مسجد فضلِ عمر میں خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ الحمد للہ

تلاوت قرآن کریم مکرم محمد شاہ صاحب نے کی اور نظم مکرم محمد عبد المالک صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد اپنی افتتاحی تقریر میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کی مہتم بالشان اغراض پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو ان ایام میں بکثرت دعائیں کرنے، جلسہ سالانہ کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے، دعوت الی اللہ کے بابرکت کام کو پہلے سے زیادہ تیز کرنے اور قربانی کے معیار کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا باقاعدہ آغاز کیا گیا اس اجلاس میں "ہستی باری تعالیٰ" "انسانِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ" اور فضائل قرآن کریم کے عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ تبلیغ (فروری) ـــ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں آمدہ اطلاع ہے کہ حضور پرنور تا حال مغربی افریقہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو حضور انور کی خصوصی تائید و نصرت فرمائے اور اس سفر کو ہر لحاظ سے مبارک اور کامیاب کرے۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور درویشانِ کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔

● جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ پاکستان کے مختلف شہروں میں متعدد احمدی اسیرانِ راہ مولیٰ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں یہ تمام افراد احباب جماعت احمدیہ کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں احباب ان سب کیلئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سب احباب کی خلاصی اور نجات کی تدبیروں کو کامیاب کرے اور ان سب احباب کو استقامت کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی جناب سے ان قربانیوں کو قبول کر کے ان تمام احباب کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

## شکریہ اور درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی دونوں آنکھوں کے موتیا بند کا کامیاب آپریشن ہوگیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اعلان ہذا کے ذریعہ میں اُن تمام مخلصین جماعت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی دعاؤں سے خاکسار کی مدد فرمائی اور وقتاً فوقتاً خطوط کے ذریعہ ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً

مورخہ ۱۰/۲/۸۸ کو خاکسار اپنے چھوٹے بیٹے عزیز جمیل احمد امینی کی شادی کے سلسلہ میں اڑیسہ جا رہا ہے۔

احباب سے دعاؤں کا ملتجی ہوں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور اس تقریب کو کامیاب و بابرکت کرے آمین۔

خاکسار
شریف احمد امینی
صدر نگران بورڈ ہسکر قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

خطبہ جمعہ

# جماعتِ احمدیہ کا مقام دوسرے تمام فرقوں اور مذاہب سے بالکل مختلف ہے

## اگر آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بنتے ہیں تو آپ کو لازماً خدا کی راہ میں ایک کھیتی اگانی ہوگی

### جماعت کو اِس وقت بڑی تیزی کے ساتھ کام کو آگے بڑھانے اور کثرت کے ساتھ زرّاع پیدا کرنے کی ضرورت ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ رنبوت ( نومبر ) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام کیلگری ـــ کینیڈا

محترم عبد الحمید خازی صاحب ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا قلم بند کردہ یہ بصیرت افروز خطبۂ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ـــ (ایڈیٹر)

تشہد اور تعوذ و سورۃ فاتحہ کے بعد حضور پر نور نے سورۃ الفتح کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی :۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ۫ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ ۚۖۛ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝

(آیت : ۳۰)

اور پھر فرمایا :۔

میں نے قرآن کریم کی جن آیات کریمہ کی تلاوت کی ہے ان میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی بعض صفات بیان فرمائی گئی ہیں لیکن دو مختلف حوالوں سے۔ ایک توراۃ کے حوالے سے اور ایک انجیل کے حوالے سے۔ اور اگرچہ

#### حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ

ہی کا ذکر ہے مگر دونوں صفات مختلف ہیں، یعنی انجیل کے حوالے کی صفات توراۃ کے حوالے کی صفات سے مختلف ہیں اور یوں معلوم ہوتا کہ دو مختلف قوموں کا نقشہ کھینچا جا رہا ہے۔ توراۃ نے جو نقشہ کھینچا ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کا اس میں شوکت اور جلال پایا جاتا ہے قوت ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ ... کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھو کس شان کے لوگ ہیں کہ دشمنوں کے مقابل پر کتنے سخت اور توانا اور قوی ہیں رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ـ لیکن آپس میں بہت محبت کرنے والے اور بہت رحم کرنے والے۔ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا کامل طور پر اللہ پر بھروسہ کرنے والے۔ اِن کو تم خدا کے حضور رکوع اور سجدے میں پڑے ہوئے دیکھو گے۔ اور خدا ہی سے یہ فضل چاہتے ہیں اور اُسی سے رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ ـ اور اُن کے چہروں اور اُن کی پیشانیوں پر اُن کے سجدوں کے نتیجے میں، بعض پاکیزہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ ہے توراۃ کا نقشہ۔

اور اس کے ساتھ ہی فرمایا وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ

انجیل میں ان لوگوں کی مثال اور طریق سے دی گئی ہے۔

کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ ایک ایسی کونپل کی طرح، نرم و نازک کونپل، جو اپنی روئیدگی کو زمین سے نکالے پھر اُسے مضبوط کرے، فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ ... اور پھر وہ کونپل پھوٹ کر شاخ بنے اور شاخ مضبوط ہونی شروع ہو جائے اور پھر وہ ڈنڈی مضبوط اور توانا ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے۔ گویا خود اپنے ہی سہارے زندہ رہنے کی استطاعت اختیار کرے اور اس کو غیر کے سہارے کی محتاجی نہ رہے۔

ان معنوں میں جب فصل مضبوط ہو کر بڑی ہو جاتی ہے تو پھر اگر زمیندار کی طرف سے کچھ کمزوری بھی ہو جائے، تب بھی وہ قائم رہتی ہے اور تب بھی وہ اپنا پھل پیدا کرتی ہے۔ تو ایسی صورت کو فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ کہا جاتا ہے۔ یہ نقشہ نرمی اور ملائمت کا نقشہ ہے اور پہلے نقشے سے مختلف ہے۔ پہلے نقشے میں دشمن کے مقابل پر سخت قرار دیا گیا اور دشمن کے حال کا ذکر نہیں فرمایا گیا کیونکہ طاقتور کے مقابل پر دشمن کو کم غصہ آتا ہے دوسرے نقشے میں ایک کمزور کونپل کے طور پر دکھایا گیا جس کا زندہ رہنا بھی ایک سوالیہ نشان کی صورت میں تھا۔ ایک نرم و نازک کونپل جو زمین سے پھوٹ رہی ہے پتہ نہیں وہ باقی بھی رہتی ہے کہ نہیں اور اُس کی کمزوری کے مقابل پر دشمن کو اس پر غصہ بہت آتا ہے۔ یعنی جو پہلا نقشہ ہے اُس میں طاقت اور شوکت ہے لیکن دشمن کے غصے کا ذکر نہیں دوسرے نقشے میں نرمی اور کمزوری ہے اور رفتہ رفتہ وہ کمزوری اور نرمی طاقت میں تبدیل ہو رہی ہے۔ لیکن ایسی طاقت نہیں جس میں غیر معمولی دفاعی طاقتیں پائی جائیں بلکہ اپنی ذات میں ایک طاقت ہے جو رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک فصل کی ڈنڈی خواہ کتنی بھی مضبوط ہو جائے اُس کو دشمن کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں ہوا کرتی۔ اسی لئے ساتھ ہی فرمایا ... یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ جو اُس کے کاشت کرنے والے زمیندار ہیں، وہ تو اس صورت کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہے ہیں۔ لیکن اُن کے دشمن، جو کفار ہیں اُن کو یہ حالت دیکھ کر بہت ہی غصہ آتا ہے اور جتنی جتنی وہ فصل بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اتنا ہی دشمن کا غصہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔

#### یہ دو نقشے مختلف ہیں۔

لیکن جن لوگوں پر یہ حالات وارد ہونے والے ہیں، اُن کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ساتھی قرار دیا گیا۔ اور کسی تیسرے کا کوئی ذکر نہیں۔ محمد رسول اللہ والذین معہٗ .. محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے ساتھیوں کے یہ دو نقشے ہیں۔

اس مسئلے سے پردہ اُس وقت اٹھتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ پہلا حوالہ تورات کا ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جلوہ

مثیل موسیٰؑ کے طور پر تھا۔ اس لئے لازماً پہلے دور کے ساتھیوں کا پہلے ذکر ہے۔ اور دوسرا حوالہ انجیل کا ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جلوہ مسیحیت کی طرح نرم، شان والا جلوہ ہے۔ جس کو احمد نام کے جلوے سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تو صاف پتہ چلا کہ تاریخ اسلام کے دو مختلف ادوار کا ذکر ہے۔ لیکن جن لوگوں کا ذکر ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھی ہوں گے۔ کسی اور کے ساتھی نہیں۔ اس سے ایک مزید مسئلہ حل ہوا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ایک نئی نبوت کا (نعوذ باللہ) آغاز کیا اور ایک نئی اُمت بنالی۔ یہ بالکل جھوٹ اور بے بنیاد الزام ہے۔ قرآن کریم کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری شان میں جو لوگ بھی ہوں گے وہ بلا واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھی قرار دیئے گئے ہیں۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد تو ساتھی بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن ساتھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے بنتے ہیں۔ اِسی پہلو سے

## جماعتِ احمدیہ کا جو مقام ہے

وہ دوسرے تمام فرقوں اور تمام مذاہب سے بالکل مختلف ہوجاتا ہے۔ بلند تر ہوجاتا ہے۔ ایک امتیاز اختیار کرجاتا ہے۔ کسی جماعت کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی قرار دے دینا۔ اس سے بڑا اعزاز ممکن ہی نہیں ہے۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کو اس پہلو سے اپنے حالات کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے اپنے مقام کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے اور اس مقام سے جو توقعات وابستہ ہیں اُن کے اوپر نظر رکھنی چاہیئے کہ وہ کیا توقعات ہیں۔

دوسرا پہلو، جو ان آیاتِ کریمہ میں بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ یعجب الزرّاع فرماکر یہ بتایا کہ اس روحانی فصل کو کاشت کرنے والا ایک ہاتھ نہیں ہے بلکہ بہت سے ہاتھ ہیں کیونکہ، زارع نہیں فرمایا، زرّاع فرمایا جو جمع ہے۔ بعض احمدی جو پوری طرح قرآن کریم کا ترجمہ نہیں سمجھتے، عام طور پر وہ بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ زرّاع سے مراد خدا تعالیٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے وہ کھیتی لگائی اور خدا تعالیٰ کو اُس کی نشو ونما پسند آرہی ہے جبکہ دشمن اُس سے جل رہے ہیں۔ عام طور پر یہ وہ تصور ہے جو لوگوں کے ذہن میں ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ یہاں زرّاع سے مراد ساری جماعت احمدیہ ہے۔ جس طرح محمد رسول اللہ والذین معہٗ" میں پہلے دور کے اندر سارے صحابہؓ شامل ہوگئے تھے۔ اُسی طرح دوسرے دور میں بھی ساری جماعت مراد ہے لیکن یہاں ان کا نام زرّاع رکھا گیا، کھیتی لگانے والے اور کھیتی کاشت کرنے والے۔ اور ان میں سے ہر ایک کی کھیتی الگ الگ، کونپل نکال رہی ہے۔ اُن میں سے ہر ایک کی کونپل جو زمین سے پھوٹ رہی ہے وہ تنا ور ہوتی چلی جارہی ہے اور ایک مضبوط شاخ بن رہی ہے۔ شاخ کا لفظ میں اس لئے استعمال کررہا ہوں کیونکہ جس قسم کی فصلوں کا ذکر ہے اُس کے لیئے تنے" کا لفظ استعمال نہیں ہوسکتا مگر مراد یہی ہے .... درمیانی مرکزی ڈنڈی جو گندم یا چاول یا عام کھیتیوں وغیرہ کی ہوا کرتی ہے۔ بہرحال اس تشریح کے ساتھ میں دوبارہ اس مضمون کو شروع کرتا ہوں۔

کہ یہاں

## زرّاع سے مراد

چند لوگ نہیں ہیں جنہوں نے کھیتی کاشت کی ہے۔ جس طرح پہلے دور میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غلام، تمام صحابہؓ اُس تعریف میں داخل کردیئے گئے۔ اسی طرح لفظ زرّاع نے اُسی مضمون کو دوبارہ بیان کیا ہے اور ساری جماعت پر اطلاق پاتا ہے۔ اس بات کو بھلا دینے کی وجہ سے ہم نے بہت نقصان اٹھایا ہے اور ہر احمدی کو یہ پتہ ہی نہیں کہ قرآن کریم میں میرا کیا مقام بیان ہوا ہے۔ ہر احمدی سے میں جب توقع رکھتا ہوں کہ وہ تبلیغ کرے اور خدا کی راہ میں ایک کھیتی اگائے اور روحانی اولاد پیدا کرے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید اس کو اپنا ذاتی جنون ہوگیا ہے۔ بار بار اس کا ذکر کرتا ہے اور اس ذکر کو چھوڑتا نہیں۔ حالانکہ قرآن کریم کی رُو سے ہر شخص پر تبلیغ فرض نہیں ہے۔ لیکن اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بننا ہے تو پھر ضرور فرض ہے۔ اور پھر ہر شخص پر فرض ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے تعریف یہ بیان فرمائی کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ساتھی جو دورِ آخر میں پیدا ہوں گے ان کی یہ مثال انجیل میں بیان ہوئی ہے پیشگوئی کے طور پر۔ اور وہی ساتھی شمار ہوں گے جو خدا کی راہ میں کھیتی اُگائیں گے اور پھر اس کی پرورش خود کریں گے یہاں تک کہ وہ کھیتی توانا ہوجائے تو ہر جگہ

## ہر احمدی جو دعوت الی اللہ کا کام کرتا ہے

اُس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور اِنہی آیات میں اُس کا ذکر موجود ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل کا ذکر موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُس کھیتی کو توانائی بخشے گا۔ اور اُسے مضبوط تر کرتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کھیتی لگانے والے یا بیج بونے والے کا دل اُس نظارے کو دیکھ کر تروتازہ ہوجائیگا اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ یُعجب الزرّاع کا یہ مطلب ہے۔ اور جوں جوں مومنوں کے دل اس وجہ سے ٹھنڈے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے اُس کی محنتوں کو عظیم الشان پھل لگایا اُسی طرح ساتھ ساتھ دشمنوں کا غیظ و غضب بڑھتا چلا جائے گا۔

اب یہاں غیظ و غضب کا بڑھنا لازماً ڈرانے کے لئے نہیں ہے۔ جب یہ فرمادیا کہ وہ اپنی مرکزی شاخ یا ڈنڈی پر مضبوط اور توانا ہوگئی اور مومنوں کے دل ٹھنڈے ہوگئے تو صاف پتہ چلا کہ اس کھیتی کو خطرہ کوئی نہیں اس لئے "لیغیظ بھم الکفار" کا جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے وہ خوف دلانے کے لئے نہیں ہے بلکہ علامت کے طور پر ہے کہ دشمن تم سے جتنا زیادہ جلے۔ زیادہ غیظ و غضب دکھائے اتنا ہی تمہاری کامیابی کا سرٹیفکیٹ ہے۔ اتنا ہی تمہیں مطمئن کرنے والی بات ہے کہ تم خدا کے فضل سے صحیح رستے پر ہو۔ تمہاری ترقی کے ساتھ دشمن کا غضب اس طرح باندھ دیا گیا ہے کہ تمہاری ترقی کے ساتھ وہ غضب بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ اس لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ جماعتِ احمدیہ دشمن کے غضب کو ٹھنڈا کرسکے آپ جو چاہے کریں۔ اگر قرآن کریم کی تعریف کی رو سے آپ محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بنتے ہیں تو

## آپ کو لازماً خدا کی راہ میں ایک کھیتی اُگانی ہوگی

اور نئے نئے روحانی بچے پیدا کرنے ہوں گے اور جب آپ یہ کریں گے تو قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ دشمن لازماً غصہ کھائے گا۔ اور خدا کی راہ میں کام کرنے کے نتیجے میں، دین کی خدمت کے نتیجے میں جو دشمن کو غصہ پیدا ہوتا ہے۔ اُس سے اللہ تعالیٰ بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس سے حفاظت بخشتا ہے۔

یہ وہ مضمون ہے جو قرآن کریم میں جماعت احمدیہ کے متعلق بیان ہوا اور

"تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچرس ۲۲ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون:- 27-0441

گرام:- GLOBEXPORT

یہی وہ مضمون ہے جو میں بار بار خطبوں میں یاد کراتا ہوں۔

لیکن یہ جو زمیندار کی مثال ہے، اس پر میں نے جتنا غور کیا ہے اتنا ہی میں حیرت میں ڈوب جاتا ہوں کہ اس میں اتنے تفصیلی مضامین بیان ہوئے ہیں کہ ان پر آدمی جتنا بھی غور کرے نئے نئے مضامین اُس پر کھلتے چلے جاتے ہیں۔ نئی نئی تبلیغ کی راہیں اُس پر روشن ہوتی چلی جاتی ہیں اور پھر جو تجربہ مجھے ہو رہا ہے اُس تجربے کی رو سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت کریمہ اپنے اندر ایک حیرت انگیز خزانہ رکھتی ہے۔

کھیتوں کے متعلق اکثر زمیندار جانتے ہیں کہ جب وہ زمین پر محنت کرتے ہیں۔ بیج ڈالتے ہیں، ہل چلاتے ہیں۔ پانی دیتے ہیں تو سب زمینیں ایک طرح ردّ عمل نہیں دکھاتیں بعض زمینیں اُس محنت کو قبول کرتی ہیں اور جلدی پھل اگاتی ہیں بعض زمینیں اس محنت کو قبول نہیں کرتیں۔ پھر بعض کھیتوں کے بعض حصے محنت کو زیادہ قبول کرتے ہیں اور بعض دوسرے حصے قبول نہیں کرتے۔ تو ایک پہلو سے

## یہ مثال ساری جماعت پر اطلاق پاتی ہے

اور ایک پہلو سے یہ ہر اُس شخص پر اطلاق پاتی ہے جو دوسروں کو اس کھیتی لگانے کی طرف متوجہ کرتا ہے اُس نسبت سے جماعت کھیتی بن جائیگی اور خلیفۂ وقت وہ زمیندار ہوگا جو کھیتی لگانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی جماعت کو نصیحتیں، بیج بن جائینگی اور جماعت کا ردعمل، وہ زمین کا ردّ عمل ہے جو بیج اور محنت کے نتیجے میں زمین دکھایا کرتی ہے۔ تو اس مثال کو الٹیں، پلٹیں مختلف زاویوں سے دیکھیں تو کئی کئی قسم کے نظارے سامنے آتے ہیں۔ لیکن یہ مرکزی بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیئے کہ اس مثال میں ہم سب کے لئے بہت سے سبق ہیں۔ اس چھوٹی سی آیت میں تبلیغ کے بے شمار مضامین بیان ہوگئے ہیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، تبلیغ کا کام لینے والوں میں خلیفۂ وقت کے بعد تمام امراء جماعت اور مربیان سلسلہ ہیں۔ اس پہلو سے وہ زرّاع بن جائیں گے۔ اور جماعت وہ کھیتی ہوگی جس کو وہ نصیحت کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ مضبوط ہو اور جلد جلد بڑھے اور توانا ہو جائے اور اپنی مرکزی ڈنڈی پر اس طرح اپنی ذات پر قائم ہو جائے کہ دشمن کی طرف سے بے نیاز ہو جائے۔ اس پہلو سے یہ مثال خلیفۂ وقت پر بھی صادق آتی ہے اور اُس کے ساتھ کام کرنے والے منتظمین پر بھی جب میں اس پہلو سے غور کرتا ہوں تو

## مختلف جماعتوں کے مختلف ردِّ عمل

دکھائی دیتے ہیں اور مختلف جماعتوں میں پھر آگے مختلف ردّ عمل نظر آتے ہیں۔ مثلاً اگر کینیڈا کو ایک کھیت کے طور پر تصور کریں اور گذشتہ سارے خطبات جن میں تبلیغ کا ذکر کیا گیا ہے، اُن خطبات کے نتیجے میں جماعت کینیڈا کے ردّ عمل کو دیکھیں اور میرے ساتھ شامل ہونے والے دیگر نصیحت کرنے والوں کو اگر زرّاع میں داخل کر لیا جائے، یعنی امیر مقامی امراء سیکرٹریان تبلیغ وہ سارے محنت کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم سب پر جمع کا صیغہ آئے گا۔ اس پہلو سے ایک اور بات بھی ذہن میں آتی ہے کہ یہ آیت فصاحت و بلاغت کے درجۂ کمال تک پہنچی ہوئی ہے۔ محمد رسول اللہ ایک شخص کا ذکر فرمایا اور پھر والذین معہٗ کہکے اس مضمون کو پھیلا دیا کہ اُس کے ساتھ اور بھی بہت سے ساتھی ہیں اسی طرح زرّاع میں بھی ایک مرکزی نقطہ ہوگا جو سارے نظام زراعت کا انچارج ہوگا اور اُس کے ساتھ پھر اور کام کرنے والے شامل ہوتے چلے جائیں گے اور ایک بڑی جماعت بن جائیگی۔ یہ مضمون ہے جو اس آیت میں ساتھ بیان فرمایا گیا۔

یہاں مرکزی نقطہ سے مراد خلیفۂ وقت نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور آپ کے ساتھ شامل ہونے والے خلفاء پھر ان کے ساتھ شامل ہونے والے دیگر ساتھی اور اس طرح یہ مضمون پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اس پہلو سے جب میں غور کرتا ہوں تو

## بعض ممالک

خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کوششوں کے نتیجے میں بہت ہی اچھا ردّ عمل دکھاتے ہیں، بعض زمینیں بہت جلد محنت کا بدلہ اگلتی ہیں۔ اُن میں بیج ڈالیں تو وہ بڑھا کر واپس کرتی ہیں۔ تھوڑی محنت کریں۔ زیادہ پھل دیتی ہیں۔ اور بعض زمینیں، نسبتاً بہت زیادہ محنت اور توجہ چاہتی ہیں چنانچہ بعض چھوٹے چھوٹے ممالک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ملتی ہے کہ جب میں تحریک کرتا ہوں۔ بڑی کثرت کے ساتھ اس کے نتیجے وہاں ظاہر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ زرّاع جن کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے، ان کی تعداد بھی بڑھتی چلی جارہی ہے اپنے رقبے اور اپنی آبادی اور جماعت احمدیہ کے لحاظ سے وہ چھوٹے ہیں لیکن کھیتیاں اگانے کے لحاظ سے بہت ہی زرخیز اور بہت ہی وسیع اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان میں بڑی تیزی کے ساتھ روز بروز ترقی ہوتی چلی جارہی ہے۔ افریقہ کے بعض ممالک ہیں جن میں پہلے بہت سستی تھی۔ گذشتہ چند سال میں اُن سے یہ توقع رکھ رہا ہوں کہ اپنا دائرہ بڑھاؤ۔ کھیتی لگانے والے زیادہ سے زیادہ تیار کرو اور اپنی جماعت کو بڑھاؤ۔ یعنی وہ حقیقی جماعت جس کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے جو لازماً خدا کی راہ میں کچھ بیج لگاتے ہیں اور پھر ان کی پرورش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ کرو۔ اس نصیحت کے نتیجے میں، میں نے ان کے سامنے ایک کسوٹی رکھی کہ اُس کے اوپر اپنی کوششوں کو پرکھا کرو۔ وہ یہ تھی کہ

## ہر سال دوگنا ہونے کی کوشش کرو۔

اگر تمہاری کوشش پچھلے سال سے دوگنا پھل دیتی ہیں اور آئندہ سال پھر وہ دوگنا ہو جاتا ہے اور آئندہ سال پھر وہ دوگنا ہو جاتا ہے۔ تو اس سے میں یہ نتیجہ نکالوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تم نصیحتوں پر پوری طرح عمل کرنے والے ہو اور خدا تعالیٰ کا فضل اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ تمہاری کوئی محنت ضائع نہیں جا رہی چنانچہ کئی ممالک ایسے ہیں جو مسلسل گذشتہ چار سال سے، اسی طرح دوگنا اور پھر دوگنا اور پھر دوگنا نتیجہ دکھاتے چلے جارہے ہیں۔ ہو سکتا ہے ایک موقعے پر جا کر یہ رفتار اتنی تیزی کے ساتھ قائم نہ رہ سکے کیونکہ انسانی استعدادوں کی کچھ اپنی حد بندی ہوا کرتی ہے اور یہ لازمی نہیں ہوا کرتا کہ اس طرح ہر جماعت ہر سال اپنے نیک نتائج کو دوگنا کر سکے۔ لیکن بہرحال اب تک خدا کے فضل سے یہ نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے۔

پھر بعض یورپین ممالک ہیں جن میں تبلیغ کی طرف عملاً کوئی بھی

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید بساری مارٹ، صاحب پور - کٹک (اڑیسہ)

توجہ نہیں تھی لیکن گذشتہ چند سالوں میں حیرت انگیز تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ناروے NORWAY ان میں سے ایک ہے۔ وہاں بہت چھوٹی سی جماعت ہے۔ ایک زمانے میں چند گنتی کے احمدی تھے۔ لیکن اب خدا کے فضل سے ہر سال ہر جہت میں وہ، جماعت پھیلتی چلی جارہی ہے۔ اس وقت دنیا میں بعض عرب ممالک کے بعد، وہ جماعت عربوں میں تبلیغ کرنے میں سب سے زیادہ کامیاب ہے۔ اور ایک سے زائد آدمی وہاں کام کررہے ہیں۔ لیکن جب کینیڈا کو دیکھا جائے تو

## یہ زمین سخت نظر آتی ہے

یہاں سے جواب نہیں ملتا۔ آواز تو یہاں پہنچتی ہے لیکن جس طرح بیج کھیت میں ہر طرف پھیلایا جاتا ہے، زمیندار زمین کے کسی ٹکڑے سے کنجوسی تو نہیں کیا کرتا ہر طرف برابر پھیلاتا ہے یہاں بھی اُسی طرح نیک نصیحتوں کا بیج ڈالا جارہا ہے لیکن اُگتے بہت تھوڑے ہیں۔ RESPOND کرنے والوں کی اتنی تھوڑی تعداد ہے لبیک کہنے والوں کی، ہاں ہیں جواب دینے والوں کی کہ آدمی حیران ہوجاتا ہے کہ کیا واقعہ ہے؟ جب جماعت کا دورہ کرتا ہوں۔ دوستوں سے ملتا ہوں تو اُن میں مجھے اخلاص بھی دکھائی دیتا ہے، سچائی بھی نظر آتی ہے۔ دین سے محبت بھی دکھائی دیتی ہے۔ نیک تمنائیں بھی نظر آرہی ہیں لیکن جب دعوت الی اللہ کی طرف بلاتا ہوں تو عجیب بات ہے کہ خاموشی دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے اپنی کچھ فکر کریں۔ سوچیں کہ کیا وجہ ہے کیوں آپ لوگ اُن لوگوں میں شامل ہونے کی تمنا نہیں رکھتے جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ وہ لوگ بہت ہی خوش نصیب ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ سوچیں تو سہی کہ یہ کتنا عظیم مقام ہے۔ اور اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے آپ سے جو توقع کی جارہی ہے۔ وہ ناممکن نہیں ہے اتنا بڑا کام نہیں ہے جو ہو نہ سکے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بہت سے احمدی جو علمی لحاظ سے بہت کمزور ہیں، صرف سچے اخلاص سے کوشش کرتے ہیں اور ہمہ تن تبلیغ کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اور سوچتے رہتے ہیں دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

## اُن کو ضرور پھل ملتا ہے

اور بہت اچھے اچھے پھل ملتے ہیں۔ اُن کے علم کی بناء پر نہیں بلکہ اُن کے اخلاص کی بناء پر اُن کو پھل ملتا ہے۔ اس لئے کچھ نہ کچھ ایسی بات ضرور ہے یا عدم توجہ ہے یا کہیں کوئی اور کمزوری ہے یا دنیا داری کی دلچسپیاں ہیں جنہوں نے اپنی طرف توجہ مائل کی ہوئی ہے لیکن اگر آپ میں سے ہر شخص اس آواز پر لبیک کہنا چاہے تو ہر شخص کے لئے راستہ کھلا ہے۔ تبلیغ کے اتنے مواقع دنیا میں پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ ایک شخص جو بیدار مغزی کے ساتھ رستے تلاش کرنا چاہے اللہ تعالیٰ خود اس کو رستے مہیا فرما دیتا ہے۔ رستہ چلتے کوئی سیرگاہ میں آپ جارہے ہوں سیر تو ہو گی ہی، لیکن رستے میں آپ کو کئی ایسے دوست ملتے ہیں جن کے ساتھ علیک سلیک ہو جاتی ہے۔ اُن کے ساتھ محبت اور اخلاص کا سلوک کیا جائے تو فوری طور پر متوجہ ہوتے ہیں اور چونکہ عام طور پر دوسرے سیر کرنے والے ایک دوسرے سے غیر معمولی حسن و احسان کا سلوک نہیں کرتے اس لئے وہ غیر معمولی طور پر آپ کے اخلاق کے مظاہرے سے متاثر ہوتے ہیں اور ایسی وقت جو تعلقات قائم ہوتے ہیں اُس کے نتیجے میں پھر تبلیغی روابط آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح رستہ چلتے بازار میں جاتے ہوئے شاپنگ کرتے ہوئے اپنے دیگر کاموں

کے دوران، جن لوگوں کو شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ کچھ نہ کچھ لوگ تلاش کر ہی لیا کرتے ہیں اور

## یہ کچھ مشکل نہیں ہے۔

اور سارا سال چند دوستوں کو چُن لینا، اُن سے خاص طور پر پیار و محبت کا سلوک کرنا، رفتہ رفتہ اُن کو یہ بتانا کہ میں اگر مختلف ہوں تو کیوں مختلف ہوں۔ اپنی ذات میں ان کی دلچسپی پیدا کرنا اور پھر ذاتی دلچسپی کو جماعتی دلچسپی میں تبدیل کر دینا یہ ایک عام بات ہے کوئی بہت مشکل کام نہیں ہے۔ اگر آپ کرنا شروع کریں گے اور دعا کریں گے تو آپ کو بھی آجائے گا۔ لیکن میں نے عموماً دیکھا ہے کہ لوگ ایک بات کو سن کر اثر قبول کرتے ہیں اور پھر اگر یہ کچھ عرصہ اس اثر سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ تو وہ اثر بھی مٹ جایا کرتا ہے۔ پھر نیند آجاتی ہے۔ پھر وہ اپنی پہلی حالت پر راضی ہو جاتے ہیں۔

تو جب بھی آپ اچھی بات سنتے ہیں وہ وقت ہوتا ہے اُس پر عمل کرنے کا اُسی وقت کوئی فیصلے کیا کریں اور اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلیاں پیدا کیا کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کے اندر نیک نصیحتیں نئی روحانی روئیدگی پیدا کریں گی۔ اور آپ کے اندر سے نئی نئی ترقی کی شاخیں پھوٹیں گی۔ آپ کے وجود میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی جن کے نتیجے میں آپ ماحول میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے اہل ہو جائیں گے۔

اسی طرح اور بھی کئی پہلوؤں سے یہ مثال تبلیغ کے معاملے میں حیرت انگیز طور پر صادق آتی ہے زمینداروں کو تجربہ ہے کہ جب وہ کھیت میں گندم یا کوئی اور بیج ڈالتے ہیں اور اس پر محنت کرتے ہیں، بعض حصے جواب نہیں دیتے۔ بعض حصے جواب دیتے ہیں لیکن اگر وہ مسلسل محنت کرتے رہیں تو پہلے جو جواب نہیں دیتے تھے وہ بھی جواب دینے لگ جاتے ہیں۔ زمیندار جانتا ہے کہ جس کھیت کی طرف توجہ رکھی جاتی وہ آہستہ آہستہ پہلے سے زیادہ RESPONSIVE ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور زمین کے کچھ اور ٹکڑے، جو ناکارہ تھے شامل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر بنے کٹ کٹ کر کھیت میں شامل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ درمیان میں چلنے کی جگہ بھی تھوڑی سی رہ جاتی ہے۔ کھیتوں کے درمیان جو ڈنڈیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں، اچھے زمیندار جانتے ہیں کہ آہستہ آہستہ وہ بھی کھیت میں داخل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ جو کلر زمین ہے اس کا کلر کم ہونا شروع ہو جاتا ہے جہاں لیول (LEVEL) (ہموار) نہیں تھی، جہاں تک پانی نہیں پہنچتا تھا وہ لیول ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ تو وہ کھیت جن پر محنت کی جائے وہ جواب دیتے ہیں۔ اس لئے

## بار بار یاد دہانی کرانے کی ضرورت ہے۔

مسلسل اور بار بار محنت کی ضرورت ہے۔ افراد کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے اور ان کی مجالس عاملہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے سیکرٹریان تبلیغ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ صرف ایک دفعہ کی نصیحت کافی نہیں ہے۔ آپ سب جو جماعت کے عہدیدار ہیں آپ کا جماعت سے واسطہ روز روز کا پڑنے والا ہے۔ میں ہر خطبے میں تو اس بات کو چھیڑ نہیں سکتا۔ اور بہت سے مضامین ہیں جن کی طرف توجہ دینی پڑتی ہے ساری دنیا کے بہت سے مسائل ہیں جن کو باری باری زیر نظر رکھ کر جماعت کے سامنے رکھنا ہوتا ہے اور کبھی یہ بار یہاں آسکتا ہوں اس لئے جو پہلے بار ایک دفعہ زراعت میں داخل کی جو میں نے باتیں کہی ہیں ان کو مسلسل توجہ

کرنی چاہیئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض زمیندار خود کھیتوں پر حاضر نہیں ہو سکتے اُن کی بڑی بڑی زمینیں ہوتی ہیں۔ وہ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں لیکن اچھے مینیجر رکھتے ہیں جو اُن کی نصیحتوں کو یاد رکھتے ہیں اور اُن کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کرواتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمیندارے کی حالت دن بدن بہتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور اگر مینیجر کمزور پڑ جائیں یا بات سنیں اور بھلا دیں تو پھر وہ دورے بیکار ہو جاتے ہیں۔

### حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے ساتھ مجھے بھی کئی دفعہ بچپن میں سندھ جانے کا موقعہ ملا۔ آپ جا کر وہاں بعض دفعہ مہینہ مہینہ ٹھہرتے تھے۔ بعض دفعہ صرف چند دن ٹھہرنے کا موقعہ ملتا تھا لیکن وہ سب منشیوں اور مینیجروں کو بلا کر انکو سمجھاتے تھے کہ کیا کرنا چاہیئے اس طرح کرنا چاہیئے بڑی محنت کرتے تھے اور جب آپ چلے جایا کرتے تھے تو کچھ لوگ اُن نصیحتوں کو یاد رکھتے تھے۔ اور کچھ بھلا دیا کرتے تھے اور سُستی کرتے تھے کہ دورہ ختم ہوا۔ عزت رہ گئی۔ اور نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ عزت نہیں رہتی تھی۔ اگلے دورے میں پھر وہ ذلیل ہوتے تھے پھر اُن کی ساری کمزوریاں سامنے آجایا کرتی تھیں۔ اور وہ اثر کو مٹانے کے لئے اپنی کمزوریوں کو نظر سے اوجھل رکھنے کی خاطر، اُس وقت نمازوں میں بڑی توجہ کیا کرتے تھے اور بعض تو نمازوں میں خوب رویا بھی کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا گھر واپس آئے۔ کہ مجھے پتہ لگ جاتا ہے کس نے سارا سال کام نہیں کیا کیونکہ نماز میں جس کی زیادہ رونے کی آواز آتی ہے وہ سب سے نکما ہوتا ہے۔ وہ خدا کے سامنے رات کو روئے تو اور بات ہے مجھے سُنا کر کیوں روتا ہے صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں اس کی نیکی سے متاثر ہو جاؤں گا۔ اور دنیاوی کاموں میں کمزوریوں کو نظر انداز کر دوں گا لیکن وہ یہ نہیں سمجھتا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اور طرح کی فراست بخشی ہے۔ میں سب باتوں کو پہچانتا ہوں۔ چنانچہ

وہ لوگ اپنی نشاندہی خود کر دیا کرتے تھے۔

چنانچہ زیادہ رونے والوں کی خاطیں زیادہ منگواتے تھے اور زیادہ تفصیل سے اُن کی نگرانی فرمایا کرتے تھے اور وہ لوگ پکڑے جاتے تھے لیکن وہ لوگ جو سامنے رونے کی بجائے ویسے رویا کرتے تھے اُن کی کھیتوں میں خدا کے فضل سے بڑی برکت پڑتی تھی۔ یعنی خدا کے سامنے رونے کی تخفیف نہیں ہے۔ خدا کے سامنے رونے کی بجائے بندوں کے سامنے رونے کے معاملے کی تخفیف کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک اور موقعے پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ایک سال بہت بُرا گذرا، ساری کھیتیاں مختلف اسٹیٹس STATES میں فصلیں خراب تھیں لیکن جب میں ایک اسٹیٹ میں گیا تو وہاں بہت اچھی فصل تھی اور وہاں کے مینیجر صاحب کو میں نے بلا کے پوچھا کہ آپ نے کیا ترکیب کی ہے۔ ساری فصلیں خراب ہیں مگر آپ کی فصل اچھی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ہر کھیت کے ہر کونے پر رو رو کے سجدے کئے ہیں۔ اس کے سوا مجھے کوئی اور ترکیب سمجھ نہیں آتی تھی۔ موسم، حالات، سب خراب تھے، پانی وقت پر نہیں ملتا تھا اور کوئی پیش نہیں جا سکتی تھی، میں کچھ کر ہی نہیں سکتا تھا۔ ایک علاج مجھے سمجھ میں آیا کہ میں صبح جاتا تھا۔ صرف کھیت کا معائنہ نہیں کرتا تھا بلکہ ہر کونے پر سجدے کر کے دعائیں کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اُن دعاؤں کو کیا شرف قبولیت بخشا اور انہی حالات میں، بالکل ویسے حالات میں، سارے کھیت مرجھائے ہوئے اور کمزور اور ایک مینیجر کے سارے کھیت ٹھیک۔ اور غیر معمولی رونق والے۔

تو پہلے واقعہ میں جو مضمون ہے۔ وہ یہ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ خدا کی راہ میں رونے والوں کے معاملے کو تخفیف کی نظر سے دیکھا جائے۔ مراد یہ ہے کہ۔

### خدا کی راہ میں رونے میں اگر کوئی دکھاوا آجائے

تو وہ رونا بیکار ہو جایا کرتا ہے اور بجائے فائدے کے نقصان دے سکتا ہے۔ لیکن حقیقت میں اگر خدا کی راہ میں رویا جائے تو کھیتوں میں بڑی برکت پڑتی ہے۔ خصوصاً اُن کھیتوں میں جو خدا کے خاطر لگائے جاتے ہیں۔ آپ کو جن کھیتوں کی طرف میں بلا رہا ہوں وہ تو خدا کی راہ میں لگائی جانے والی کھیتیاں ہیں۔ ان میں بے شک روئیں لیکن مجھے دکھا کر نہیں۔ اللہ کے حضور تنہائی میں اور دعائیں کرنے کے نتیجے میں آپ دیکھیں گے ان شاء اللہ آپ کے کھیتوں میں کیسی برکت پڑے گی اور کیسے وہ شاداب ہوں گے اور کیسے وہ لہلہاتے ہوئے آپ کے دلوں کو خوش کریں گے۔

یہ مضمون سب زراع پر صادق آتا ہے جو کسی بھی ملک کی انتظامیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجلس عاملہ مرکزیہ ہو یا مقامی مجالس عاملہ ہوں، چونکہ میں نے

### تمام مجالسِ عاملہ کی ذمہ داری

لگائی ہے کہ ہر مہینے وہ تبلیغ کے موضوع کو ضرور زیر بحث لائیں اور کوئی مجلس عاملہ ایسی نہ ہو جس میں مہینے میں ایک بار ایجنڈے پر یہ مضمون نہ ہو کہ ہم نے تبلیغ کو زیر نظر لانا ہے اور دیکھنا ہے کہ ہم کیا کوشش کر رہے ہیں۔ اُن کوششوں کا کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔ کتنے نئے احمدیوں کو ہم نے داعی الی اللہ بنا دیا ہے۔ اور داعی الی اللہ بننے کے ایک نیا اعزاز بخشا ہے۔ اُن لوگوں میں شامل کر دیا ہے جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور کتنے داعی الی اللہ ہیں جو کمزور تھے یا اُن کو طریقہ نہیں آتا تھا۔ اُن کو ہم نے طریقے سمجھائے۔ اُن کی کمزوری کو دور کیا۔ اُن کی مدد کی یہاں تک کہ اللہ کے فضل کے ساتھ وہ پہلے سے بہتر داعی الی اللہ بن گئے۔ اس قسم کے مضامین پر غور کرنے کے لئے میں نے ہدایت کی تھی کہ ہر مجلس عاملہ سے ایک دفعہ ہر مہینے زیر غور لائے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ بہت کم ممالک نے سنجیدگی سے اُس ہدایت کی طرف توجہ دی ہے۔ اور یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اگر آپ خلیفۂ وقت کی ہدایت میں ہوں یا کوئی بھی ہو جو بھی اس منصب پر فائز ہوتا ہے، خواہ میرے جیسا کمزور ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اس کی ہدایات کو آپ نظر انداز کریں گے یا تخفیف کی نظر سے دیکھیں گے تو آپ سے برکتیں اُٹھ جائیں گی۔

(مسلسل صـ پر)

### منظوری صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کے انتخاب کی منظوری فرماتے ہوئے مکرمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی پانچ سال کے لئے بطور صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

### منظوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جملہ خدام جماعت ہائے ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم کی بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ جملہ مجالس ان سے تعاون فرمائیں۔ یہ منظوری دو سال کے لئے ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

میرا ساری زندگی کا تجربہ ہے۔ یعنی خلیفہ تو میں ابھی چند سال ہوئے بنا، لیکن میں نے دو خلافتوں کو بڑے غور سے اور بڑے قریب سے دیکھا ہے۔ اور

## میری ساری زندگی کے تجربے کا نچوڑ

یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی ہدایت پر اگر آپ سنجیدگی اور اخلاص کے ساتھ توجہ دیں گے۔ خواہ آپ کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے، تو آپ کے کاموں میں غیر معمولی برکت پڑے گی۔ اور اگر آپ ایک کان سے سُن کر، دوسرے کان سے نکال دیں گے تو پھر آپ کے کاموں سے برکت اُٹھ جائے گی۔ جماعت کو اس وقت بڑی تیزی کے ساتھ کام کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے اور کثرت کے ساتھ زراعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس معاملے کی طرف زیادہ سنجیدگی سے توجہ کرنی چاہیئے۔

پھر اس مثال کو آپ اور طرح سے بھی پرکھ کر دیکھیں۔ حیرت انگیز وسعت اس مثال میں پائی جاتی ہے۔ ایک آیت ہے لیکن اتنا وسیع مضمون بیان ہوا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ بعض کھیتوں پر میں نے کام کر کے دیکھا ہے جب آپ بار بار محنت کرتے ہیں یا زیادہ کھاد ڈالتے ہیں تو بعض جگہ کھاد ضائع جاتی ہے اور بعض جگہوں پر فصل بہت زیادہ اُٹھتی ہے اور ہر محنت میں وہی حصہ جواب دیتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ بعض ٹکڑوں کا زرخیز ہونا باقی کھیت کے عیب بھی ڈھانپ دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے بھی یہ تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جماعت کو جب بھی تبلیغ کی نصیحت کرتا ہوں زیادہ تر وہی لوگ سامنے آتے ہیں جو پہلے ہی تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر وہی لوگ اپنی محنت کو اور زیادہ بڑھا دیتے ہیں۔ اور زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ دعاؤں کو بڑھا دیتے ہیں اور اُن کے پھل میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسا کم دیکھا گیا ہے کہ جو نہیں کرتے وہ شامل ہو جائیں۔ اور اُن کی وجہ سے بعض دفعہ باقی کھیت کی جو کمزوری ہے وہ چھُپ جاتی ہے۔ ابھی اس امریکہ کے دورے میں بھی میں نے محسوس کیا ہے کہ بعض جماعتوں میں چند آدمی ہیں جو کام کر رہے ہیں اور ان کے کام کے نتیجے میں غیر معمولی طور پر کثرت کے ساتھ تبلیغ ہو رہی ہے اور کثرت کے ساتھ غیر احمدی مسلمان، غیر مسلم عیسائی اور یہودی اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے جماعت کا لٹریچر پڑھ رہے ہیں اور جماعت کی مجالس میں شامل ہوتے ہیں اور جب بُلایا جاتا ہے وہ شوق سے حاضر ہوتے ہیں۔ لیکن

## اگر آپ غور سے دیکھیں

تو وہ چند کام کرنے والے ہیں اور اکثر آدمی ابھی بھی کام نہیں کر رہے۔ لیکن جماعت کے چہرے پر رونق آ گئی۔ دُور سے دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے کہ وہ جماعت غیر معمولی طور پر فعّال ہو گئی ہے۔ لیکن جس زمیندار نے دیکھنا ہے اپنی کھیتی کو۔ وہ اس نظر سے نہیں دیکھا کرتا۔ اگر وہ بھی اس نظر سے دیکھے تو اُس کی کھیتی ترقی نہیں کر سکتی۔ اُس کا زمیندارہ نشوونما نہیں پا سکتا۔ زمیندار کو اَور نظر سے دیکھنا پڑتا ہے۔ وہ یہ دیکھتا ہے کہ کھیت کا کتنا حصہ خالی پڑا ہے۔ کتنے حصّے نے محنت کا جواب نہیں دیا اور وہ بعض حصّوں کی روئیدگی سے خوش ہو کر مطمئن نہیں ہُوا کرتا۔ بلکہ جو کمزور حصّے ہیں اُن کی طرف نظر ڈال کر اور فکر مند ہوتا ہے جب تک وہ شامل نہ ہو جائیں وہ اطمینان نہیں پاتا لیکن بعض امراء یہ سمجھتے ہیں کہ اگر رپورٹ میں بعض لوگوں کے زیادہ کام کو دکھا دیا جائے تو میں مطمئن ہو جاؤں گا وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کہہ دیا جائے کہ شکاگو کی جماعت ماشاء اللہ کیسا اچھا کام کر رہی ہے واقعی اچھا کام کر رہی ہے لیکن چند لوگ کام کر رہے ہیں۔ اس بات کو وہ مجھ سے چھُپا نہیں سکتے۔ جب میں دورہ کرتا ہوں، لوگوں سے ملتا ہوں۔ تو

## خُدا تعالیٰ مجھے صاف دِکھا دیتا ہے

کہ کون لوگ ہیں، کتنا کام کر رہے ہیں اور ساری جماعت اِس محنت میں شامل ہے یا چند لوگوں کی محنت باقی جماعت کھا رہی ہے۔

پھر اسی طرح بعض شہروں میں کوئی کام نہیں ہو رہا۔ لیکن سارے ملک کی مجموعی محنت کے نتیجے میں خدا تعالیٰ جو فضل نازل فرما رہا ہے بعض اُمراء وہی دکھاتے ہیں۔ حالانکہ اُن کو یہ دکھانا چاہیئے کہ میرے ملک میں کتنے حصّے ابھی تک سوئے پڑے ہیں۔ کتنی کھیتیاں بیکار پڑی ہیں اور اُن کے لئے میں کیا کر رہا ہوں۔ اُن کے لئے میری مجلس عاملہ کیا کر رہی ہے اور میرے ساتھی کس طرح توجہ کر رہے ہیں۔ اس طرف سے نظر ہٹا کر چند لوگوں کی محنت پر خوش ہو جاتے ہیں۔ اُن کی محنت پر خوش ہونا تو ضروری ہے لیکن اُن کی خاطر، اُن کی محنت کے نتیجے میں، دوسروں سے خوش ہونے کا کیا مطلب؟ یعنی جنہوں نے کام کیا ہے اُن کی محنت پر تو بہرحال خوش ہونا ہے۔ لیکن اُن کی محنت کو باقی سب پر تقسیم کر کے، سب سے برابر خوش ہو جانا، یہ کوئی معقول بات نہیں۔ اسی لئے اُن کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

لیکن بہرحال میں نے دیکھا ہے کہ جہاں تبلیغ کے لحاظ سے بڑی رونق بھی دکھائی دیتی ہے، اُن لوگوں میں بھی جب آپ قریب سے جا کر مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ

## ابھی تک جماعت کا اکثر حصّہ فعّال نہیں ہے

بہت کم، گنتی کے چند لوگ ہیں ہر جماعت میں، جو محنت کر رہے ہیں اور اُن کے پھل کو ساری جماعت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور ساری جماعت پھر فخر کرتی ہے کہ ہاں! ہم نے یہ کام کیا ہے۔ حالانکہ کام کرنے والے صرف چند ہیں۔

اس ضمن میں ایک مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ میں سے جو اچھے ہیں جو آپ کی جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں، اُن کا پھل بھی آپ اس لحاظ سے بے شک کھائیں کہ وہ آپ کے ہیں لیکن جو اپنا پھل کھانے کا مزہ ہے وہ بالکل اَور چیز ہے۔ دوسرے کی کمائی پر پلنا بھی بعض دفعہ جائز ہوتا ہے لیکن جو اپنی کمائی پر پلتا ہے وہ بالکل مختلف نوع کی چیز ہے ایک واقعہ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی کئی دفعہ سُنایا، میں بھی پہلے سُنا چکا ہوں۔ لیکن ہر دفعہ اُس میں لذت پائی جاتی ہے۔ وہ پُرانا نہیں ہوتا کیونکہ اُس میں ایک گہری حکمت کا راز ہے۔ وہ میں آج آپ کو پھر سُناتا ہوں۔

ایک بزرگ کے متعلق جو تاجر بھی تھے، روایت ملتی ہے کہ اُن کا بیٹا جب جوان ہُوا تو اُنہوں نے اُس کو تجارت کے قافلے کے ساتھ ایک بیرونی ممالک کے سفر کے لئے تیار کیا۔ بہت سا سامانِ تجارت اُس کے ساتھ کیا اور کہا کہ جاؤ اور محنت کرو اور کماؤ اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر، پھر واپس آ کر میرے ساتھ مل کر تجارت میں حصّہ لو۔ اتفاق ایسا ہُوا کہ پہلی ہی منزل پر جنگل میں اُس قافلے نے جب پڑاؤ کیا تو

## اُس نے ایک عجیب نظارہ دیکھا

کہ جس درخت یا اُس کی شاخوں کے نیچے وہ آرام کر رہا تھا، اُس کے قریب ہی ایک شیر نے ایک شکار کیا اور اُس کے بہترین حصّے کھا کر باقی حصّے چھوڑ کر چلا گیا اُس کے جانے کے بعد ایک لنگڑا بگڑا جس کی پچھلی ٹانگیں ماری ہوئی تھیں اور وہ خود شکار نہیں کر سکتا تھا، ایک جھاڑی سے نکلا اور اپنی ٹانگیں گھسیٹتا ہُوا، آہستہ آہستہ اُس شکار کی طرف بڑھا اور اپنا پیٹ بھر کر جنگل میں غائب ہو گیا۔ یہ نظارہ دیکھ کر اُس نے وہیں سے واپسی کا فیصلہ کیا اور واپس جا کر اپنے باپ سے کہا کہ سب تجارتیں بیکار اور بے معنی ہیں۔ میں نے تو ایک ایسا نظارہ دیکھا ہے جس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ رازق خدا ہے اور وہ سب کو رزق دیتا ہے خواہ وہ رزق کمانے کے قابل ہو یا نا قابل ہو۔ اس لئے میرا دل تو دُنیا کی تجارتوں سے اُچاٹ ہو گیا ہے اور میں سب کچھ چھوڑ کر اپنی زندگی صرف خدا کی یاد میں بسر کرنی چاہتا ہوں۔ اُن کے والد بھی بہت بڑے بزرگ تھے۔ خدا سے بہت محبت کرتے تھے لیکن بیٹے کی نسبت بہت زیادہ صاحبِ عرفان تھے۔ اُنہوں نے ساری بات سُن کر اُسے جواب دیا کہ مجھ سے یہ بات پوشیدہ تو نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا رازق ہے مگر میں یہ چاہتا تھا کہ خدا تمہیں وہ شیر بنائے جس کے مارے ہوئے رزق سے دُنیا فائدہ اُٹھائے۔ وہ لنگڑا بگڑا نہ بنائے جس کو اپنی بقا کے لئے شیروں کے کئے ہوئے شکار کی ضرورت ہو۔ یہ بات اُس کے دل میں ایسی پیوستہ ہوئی کہ اُسی دن سے اُس کی زندگی پر ایک انقلاب

بپا ہوگیا۔

## آپ خدا کے وہ شیر ہیں۔

آپ میں سے ہر ایک کا ذکر قرآن کریم میں اُن شیروں کے طور پر ملتا ہے جنہوں نے خدا کی راہ میں کچھ Produce کرنا ہے، کچھ پیدا کرنا ہے اور بھک منگے نہیں بننا۔ لوگوں کے مارے ہوئے شکار پر زندہ نہیں رہنا بلکہ اپنا شکار خود پیدا کرنا ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو زرّاع بننا چاہیئے، زرّاع کی جماعت میں داخل ہونا چاہیئے۔ اور ہر ایک کو خدا کی راہ میں کچھ پیدا کرنا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے لوگ آپ کے کئے ہوئے شکار سے فائدہ اُٹھائیں۔ آپ لوگوں کے مارے ہوئے شکار کی طرف نظریں نہ جمائیں۔ آپ کو اس شان کی جماعت بننا ہے۔ اِس لئے، یہ ٹھیک ہے کہ آپ کی جماعت میں اگر چند لوگ بھی کام کریں گے تو ساری جماعت کے چہرے پر رونق آئے گی لیکن آپ اُن کی پیدا کردہ رونق کے محتاج ہوں گے۔ اُن کی وجہ سے آپ کا نام بلند ہو رہا ہوگا۔ اُن لوگوں میں کیوں نہیں شامل ہوتے جن کی وجہ سے دوسروں کے نام بلند ہوا کرتے ہیں۔ اِس لیے ہر جماعت کے فرد کو اِس پہلو سے اپنا جائزہ لینا چاہیئے۔ اور واقعۃً اس میں کوئی بھی مبالغہ نہیں کہ اگر آپ اپنے طور پر خدا کی راہ میں کھیتی لگانیوالوں میں شامل ہو جائیں گے تو اُس جماعت میں داخل ہوں گے جن کا ذکر ان آیات میں ملتا ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ محمدؐ اللہ کا رسول، کس شان کا رسول ہے اور کس شان کے ساتھی اُس نے پیدا کر دیئے ہیں کہ یہ اُن کی صفات ہیں اور دوسرے دور میں بھی اُس کے کچھ ساتھی پیدا ہوں گے جو زرّاع ہوں گے۔

## خُدا کی راہ میں کھیتی لگانے والے ہوں گے

اور اُن کی کھیتیاں نشو و نما پائیں گی اور اِس کثرت سے وہ پھیلیں گے کہ غیر کے لئے غضب کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس میں یہ بھی مضمون ہے۔ غیر کا غضب بیکار ہو جایا کرتا ہے۔ اگر نشو و نما تیز ہو جائے اور اگر نشو و نما کمزور رہے تو پھر غضب کا نقصان بھی ضرور پہنچا کرتا ہے۔ تو نشو و نما کی تیزی کے نتیجہ میں صرف غضب کا ذکر فرمایا، اُس کے نقصان کا ذکر نہیں فرمایا۔ اگر جماعت احمدیہ اس تیزی سے پھیلنا شروع ہو جائے تو ناممکن ہے کہ کوئی حاسد، کوئی جماعت کا دُشمن، جماعت کو کوئی نقصان پہنچا سکے۔ کثرت اور تیزی کے ساتھ پھیلنے والی جماعتوں کو دُنیا میں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جو اپنی جگہ کھڑی ہو جاتی ہیں۔ جو کمزور پڑ جاتی ہیں، نشو و نما بند کر دیتی ہیں۔ اُن کو نقصان پہنچتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی اِس مثال کا اطلاق اس پہلو سے بھی کھیتی باڑی کے اُوپر خوب صادق آتا ہے۔ وہ پودے جو بڑھ رہے ہوتے ہیں اُن کے اُوپر بھی کیڑے مکوڑے بیٹھتے ہیں لیکن اُن کا نقصان نہیں کر سکتے۔ جن کی صحت اندرونی طور پر اچھی ہو اُن کے اُوپر بھی دوسرے کیڑے حملہ کرتے ہیں لیکن اُن کا نقصان نہیں کر سکتے۔ لیکن

## جو پودے اندرونی طور پر کمزور پڑ جائیں

جن کی نشو و نما کھڑی ہو جائے، جس کو Stinted Growth کہتے ہیں، جو رُک رُک کر بڑھیں یا ایک جگہ کھڑے ہوں، اِس کثرت سے کیڑے مکوڑے اُن پر حملہ کرتے ہیں کہ اُن کی رہی سہی جان بھی ختم کر دیتے ہیں۔ تنے سے بیماری شروع ہوتی ہے، جڑوں تک اُتر جاتی ہے۔ جڑوں سے شروع ہوتی ہے تو سارے تنے کو کھا جاتی ہے۔ تو غالباً یہ وجہ ہے کہ قرآن کریم نے دُشمن کے غضب کا تو ذکر فرمایا، اُس کے نقصان کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ اِس لیے کہ مثال ایک ایسی کھیتی سے دی ہے جو بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ روز روز نئے رنگ دکھا رہی ہے۔ نئی کونپلیں پھوٹ رہی ہیں اور اُس کے تنے میں نئی توانائی پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اِس پہلو سے جماعت احمدیہ اگر ترقی کرنا شروع کرے اور اس کا انحصار ہر فرد جماعت پر ہے یہ یاد رکھنے والی بات ہے: عمومی طور پر جماعت احمدیہ سے نہیں، ہر فرد جماعت سے۔ اگر ہر فرد جماعت محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں داخل ہونا چاہتا ہے اور اُن لوگوں میں شامل ہونا چاہتا ہے، جو آخرین میں

ہو کر بھی پہلوں سے مل گئے تھے۔ تو

## یہ وہ راز ہے جو قرآنِ کریم نے ہمیں سمجھایا ہے

اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر شر اور ہر خطرے سے آزاد ہو جائے گی۔ دُنیا کی کوئی طاقت آپ کو کسی جگہ سمیٹ نہیں سکتی۔ سارا کینیڈا خالی پڑا ہے، سارا امریکہ خالی پڑا ہے۔ یہاں بہت سے لوگ قابل توجہ ہیں، ان کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اکثر لوگ ان کی طرف توجہ نہیں کر رہے۔ امریکہ کی جماعت کو میں نے بار بار سمجھایا۔ بلکہ ایک خطبے میں خاص طور پر اس طرف متوجہ کیا کہ بہت سے ایسے امریکن ہیں جن کو کالا امریکن کہا جاتا ہے۔ اور ہم ان کو الفرو امریکن کہتے ہیں یعنی افریقائی امریکن۔ تاکہ وہ "کالے" کا لفظ جو اپنے اندر داغ رکھتا ہے، اس سے اُن کو صاف کیا جائے۔ ویسے تو رنگ میں کوئی بُرائی نہیں۔ لیکن چونکہ کالے 'لفظ کے ساتھ تذلیل کا معنیٰ شامل کر دیا گیا ہے، اِس لئے ہم پسند نہیں کرتے کہ اُن کو کالے امریکن" کہا جائے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں" افریقائی امریکن"۔ جو آغاز کے لحاظ سے افریقی باشندے ہیں مگر بعد میں امریکہ میں آباد ہو کر امریکن بن گئے۔ تو میں نے اُن کو سمجھایا کہ آپ نے اِس قوم کی طرف توجہ نہیں کی۔ نتیجۃً بہت سے بعد میں آنے والے، اِن کے بہت سے حصے کو اپنے ساتھ شامل کر گئے۔ حالانکہ وہ پہلے آپ کے تھے۔ آپ تھے پہلے جو امریکہ میں پہنچے۔ آپ کے امریکہ میں آنے کے نتیجے میں اسلام یہاں داخل ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے

## سب سے پہلا اسلام کا مشن

جس جماعت کو کھولنے کی توفیق ملی، وہ جماعت احمدیہ تھی۔ لیکن عدم توجہ کے نتیجے میں آپ نے بہت عظیم الشان مواقع اپنے ہاتھ سے گنوا دیئے۔ اب بھی توجہ کریں اور یہ وہ زمین ہے، یعنی یہاں بھی اسی آیت کے مضمون کا اطلاق پاتا ہے، جو زرخیز ہی نہیں بلکہ بہت جلد جلد، بہترین جواب دینے والی زمین ہے۔ لبیک کہنے والی زمین ہے۔ تھوڑا کام کریں آپ افریقن امریکنوں پر بہت بڑے نتیجے نکلتے ہیں۔ تو جو زمینیں زرخیز اور نتیجہ خیز ہیں جو تعاون کرنے والی زمینیں ہیں اُن کو آپ چھوڑ رہے ہیں اور سفید چمڑی کے پیچھے پڑ گئے ہیں کہ سفید ہو گا تو آپ کو عزت ملے گی۔ عزتیں کون سی ہیں جو دنیا سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ عزتیں تو ساری کی ساری خدا کی ہیں، اور خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ جو قوم خدا کے نام پر لبیک کہتی ہے، نیک باتوں کو توجہ سے سُنتی ہے اور جلد آگے بڑھتی ہے۔ وہی عزت والی قوم ہے۔ اُسی کے آنے سے آپ کی عزت بڑھے گی۔ جو لوگ توجہ نہیں کرتے اُن کی طرف آپ کا توجہ دینا

## قُرآن کی نصیحت کے منافی بات

ہے۔ قرآنی تعلیم کے منافی بات ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں وہ سورۃ موجود ہے جس میں اِس مضمون کو بیان فرمایا گیا۔ عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ (سورۃ عبس: ۲ تا ۵)

خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سمجھا رہا ہے کہ ایک موقعہ پر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سردارِ مکّہ سے تبلیغ میں مصروف تھے ایک اندھا صحابیؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے آنے کے نتیجہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف توجہ فرمائی ہوگی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جس سردار سے آپ بات کر رہے تھے اُس نے تیوری چڑھائی اور اپنے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار ظاہر کئے۔ یہ وہ تفسیر ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے۔ مسلمان مفسرین عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ جب وہ اندھا آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا کہ میں تو ایک سردار سے بات کر رہا ہوں۔ یہ معمولی آدمی اور پھر ہے بھی اندھا، یہ آکر مجھے بار بار تنگ کر رہا ہے۔ چنانچہ

خدا تعالیٰ نے گویا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ اس کے آنے پر تو نے تیوری چڑھائی۔ اور ساتھ ہی یہ سمجھایا کہ جو توجہ کرتا ہے اُس کی طرف توجہ ہونی چاہیئے۔ جو توجہ نہیں کرتا اُس کی طرف توجہ نہیں ہونی چاہیئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس مضمون کو اور رنگ میں سمجھا اور اور رنگ میں بیان فرمایا۔ آپؓ کی تفسیر کے مطابق "عَبَسَ" کا لفظ ناپسندیدہ لفظ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اطلاق پا ہی نہیں سکتا۔ آپ نے یہ تفسیر فرمائی کہ خدا تعالیٰ یہ بتاتا ہے کہ وہ سردار جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے ہوئے اُس نے ناپسند کیا کہ ایک نابینا کی آمد ہی آگئی آیا ہے اور اُس کی ناپسندیدگی ظاہر کرتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ اس مضمون کو خدا تعالیٰ نے بیان فرماتے ہوئے تمام دوسرے

## مسلمانوں کو یہ نصیحت فرمائی ہے

کہ جو تمہاری طرف توجہ کرے تم اُس کی طرف متوجہ ہوا کرو، اُس کو لطف کی نظر سے دیکھا کرو، اُس سے پیار کا سلوک کیا کرو جو تمہاری طرف متوجہ نہیں ہوتا اُس کے اوپر وقت ضائع کرنے کی بجائے متوجہ ہونے والے کو ترجیح دو۔ اس مضمون کو میں نے امریکہ میں بھی بیان کیا۔ اور آپ کے سامنے بھی رکھتا ہوں۔ وہ قومیں جو پسماندہ قومیں کہلاتی ہیں، وہ لوگ جن کو لوگ تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں، عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب اُن تک دین کا پیغام پہنچایا جائے تو وہ جلدی جواب دیتے ہیں، جلدی لبیک کہتے ہیں۔ تو یہ سب خدا کی زمینیں ہیں۔ خدا کی نظر میں کوئی بھی گھٹیا اور پسماندہ نہیں ہے۔ کوئی بھی ذلیل نہیں ہے۔ ایک ریڈ انڈین (Red Indian) اگر آپ کی بات کا جواب دے تو وہی خدا کی نظر میں معزز ہے۔ اس لئے آپ زمینوں کی تلاش میں بھی عقل اور ہوش سے کام لیا کریں۔ جو جلد جواب دیتے ہیں، جلد لبیک کہتے ہیں، جلد تعاون کرتے ہیں، اُن کی طرف زیادہ توجہ دیں جو بار بار سننے کے باوجود رسمًا توجہ کرتے ہیں اور حقیقی طور پر تبدیلی پیدا نہیں کرتے اُن کو نظر انداز کر دیا کریں یا معمولی توجہ دیا کریں اُسی نسبت کے لحاظ سے۔

بہرحال یہ مضمون تو بہت ہی وسیع ہے۔ نہ ختم ہونے والا ہے۔

## میں آخر پر آپ کو یہی نصیحت کرتا ہوں

کہ جو کچھ بھی بار بار آپ کے سامنے پروگرام رکھے جاتے ہیں اُن کو توجہ سے سنا کریں، انہیں قبول کیا کریں اور عمل کے سانچوں میں ڈھالا کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کو تکلیف نہیں ہوگی۔ آپ کی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی آپ کو زندہ رہنے کا زیادہ لطف آئیگا آپ کو ایک موقعہ پر یہ محسوس ہوگا کہ آپ کی پہلی زندگی بیکار اور بے معنی تھی۔ اب جو زندگی آپ نے بنائی ہے بہت زیادہ پُرلطف ہے۔ اور بہت زیادہ معنی خیز ہے، بامقصد ہے۔ اس پہلو سے وہ لوگ جو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ نہیں دیتے وہ بیچارے قابلِ رحم ہیں بالکل اسی طرح قابلِ رحم ہیں جس طرح ایک کلر والا کھیت یا کسی اور بیماری کے نتیجے میں ایسا کھیت جو بیج کو اُگانے کی بجائے اپنے اندر سمیٹ لیا کرتا ہے نعمت سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے اُسے ضائع کر دیتا ہے۔ ان کھیتوں کی طرف جب نظر پڑتی ہے تو آپ دیکھیں، آپ کو اُن کے اوپر یا غصہ آئے گا یا رحم آئے گا۔ یعنی جو کھیت زرخیز ہوں اُن کی کیفیت ہی اور ہوتی ہے اُن کو دیکھ کر نظر تازہ ہو جاتی ہے۔ پہاڑوں کی طرف دیکھیں جن کو خدا تعالیٰ نے رونق بخشی ہے۔ سرسبزی اور ہریالی کی۔ اُن کی طرف دیکھنے سے اور لطف آتا ہے جو بنجر اور ویران ہیں اُن کی طرف دیکھ کر اور قسم کے خیالات اور جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے

## جماعت کا وہ حصہ جو ابھی زرخیز نہیں ہوا

میری نظر میں اُس کی حالت قابلِ رحم ہے۔ اُن کو خود نہیں پتہ، اُن کی زندگی کیسی بے معنی ہے۔ جب وہ زرخیز ہو جائیں گے، جب وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نشوونما کے آثار ظاہر کریں گے تو وہ خود محسوس کریں گے کہ اُن کے اندر ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہو چکا ہے۔ اُن کی زندگی پہلے سے بہت زیادہ پُرلطف ہو جائے گی۔ اس لئے اپنے اوپر رحم کریں اور اِن نصیحتوں کی طرف توجہ دیا کریں اور ساری جماعت کو بالعموم چاہیئے کہ اس معاملے میں ایک دوسری کو نصیحت کرتی رہے اور یاد کراتی رہے۔ اگر اس طرح کا ردّ عمل آپ نصیحتوں پر دکھائیں گے تو انشاء اللہ روز بروز آپ کی حالت تبدیل ہونی شروع ہو جائے گی۔ ہر سال آپ کے اندر حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ توانائی کا احساس ایک بہت ہی پُرلطف احساس ہے۔ کمزوری کا احساس، اگر وہ دعاؤں میں نہ بدلے تو نہایت ہی تکلیف دہ احساس ہے۔ اس لئے اپنے کمزوری کے احساس کو دعاؤں کے نتیجے میں اور نیک اعمال کے نتیجے میں توانائی کے احساس میں تبدیل کریں۔ آپ کے اوپر دنیا میں ورنہ کوئی رحم نہیں کرے گا۔ آپ کو ہمیشہ تذلیل کی نگاہ سے دیکھا جائے گا آپ دنیا میں کوئی مقام پیدا نہیں کر سکتے جب تک آپ اُن رستوں پر نہ چلیں جو توانائی حاصل کرنے کے رستے ہیں یہ دنیا اخلاق کی دنیا نہیں ہے جس میں آپ زندہ ہیں۔ یہ دنیا محض "جس کی لاٹھی اُس کی بھینس" کے اصول کی دنیا ہے اور

## وہی قومیں پنپتی اور عزت پاتی ہیں

جو توانا ہو جایا کرتی ہیں۔ یا توانائی کے رستوں پر چل پڑتی ہیں۔ جو قومیں کمزور رہتی ہیں اُن کو شاید بعض لوگ رحم کی نظر سے دیکھتے ہوں۔ ورنہ اکثر تو اُن کو کھا جانے کی سوچتے ہیں اُن کو اور زیادہ ذلیل اور رسوا کرنے کی سوچتے ہیں۔ اِس ملک میں جو کینیڈا ہے یا امریکہ، شمالی امریکہ میں بھی اور جنوبی امریکہ میں بھی۔ آپ نے دیکھا ہے کہ کمزور قومیں کس طرح سطح ہستی سے غائب ہو گئیں اس لئے توانائی کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اُن رستوں پر چلیں کہ جن رستوں پر خدا نے چلنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کریں کہ جن کے نتیجے میں ہم روز بروز بڑھنا شروع کریں۔ پھیلنا، پھلنا اور پھولنا شروع کریں۔ ہمارے اندر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نشوونما کی ایک انقلابی کیفیت ظاہر ہو جو پہلے سے بالکل مختلف ہو جائے۔ ہمارے بچوں کے چہروں پر بھی ان حالات کو دیکھ کر رونق آجائے۔ وہ محسوس کریں کہ وہ ایک طاقتور جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بڑھنے اور پھیلنے والی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ تبدیلیاں اگر آپ کے اندر پیدا ہو جائیں گی تو آپ کو زندگی کے نئے لطف آئیں گے جن سے پہلے آپ ناآشنا ہیں۔ خدا تعالیٰ کرے کہ جلد تر ایسا ہو۔ (آمین)

## پروگرام تربیتی و تبلیغی دورہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ کرناٹک

بذریعہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ یادگیر

| نام جماعت | پہنچی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|
| یادگیر | - | - | ۲۲/۲ |
| دیودرگ | ۲۲/۲ | ۱ | ۲۵ |
| تیماپور۔ اماپور۔ یونالی۔ ایلپور | ۲۵ | ۲ | ۲۷ |
| شاہ آباد | ۲۷ | ۱ | ۲۸ |
| گلبرگہ | ۲۸ | ۲ | ۱/۳ |
| یادگیر | ۱/۳ | ۳ | ۳ |
| بلاری | ۳ | ۳ | ۶ |
| بلگام۔ ساونت واڑی | ۶ | ۱ | ۷ |
| کھنڈہ | ۷ | ۱ | ۸ |

| نام جماعت | پہنچی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|
| ہبلی | ۸/۳ | ۲ | ۱۰/۳ |
| نندگڑھ | ۱۰ | ۲ | ۱۲ |
| سوراب | ۱۲ | ۱ | ۱۳ |
| ساگر | ۱۳ | ۲ | ۱۵ |
| شیموگہ | ۱۴ | ۲ | ۱۶ |
| بنگلور | ۱۶ | ۱ | ۱۷ |
| مرکرہ | ۱۷ | ۲ | ۱۹ |
| منگلور | ۱۹ | ۳ | ۲۲ |
| یادگیر | ۲۲ | - | - |

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

# رُوح پرور مجلس علم و عرفان

منعقدہ ۲ جنوری و یکم فروری ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن
مُرتّبہ:۔ محترمہ ثُریا غازی صاحبہ

## مجلس عرفان منعقدہ ۲ جنوری ۱۹۸۷ء

سوال:۔ انسانی پیدائش کے ارتقاء اور مذہب کے ارتقاء میں کیا کوئی باہمی مناسبت ہے؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس سوال کا جواب دیا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ دیکھو تم ماں کے پیٹ میں کیسی کیسی شکلوں میں گزرتے ہو اور یہ ایک حقیقت ہے انسان نو ماہ کے اندر ارتقاء کے وہ تمام مدارج طے کر لیتا ہے جو انسان نے کروڑوں بلکہ اربوں سال میں طے کئے ہیں۔ دراصل اب پیمانے بہت چھوٹے ہو گئے ہیں۔ انسانی ترقی کی رفتار میں اتنی تیزی آگئی ہے کہ اگر گزشتہ دس سال کی ترقی کو ملحوظ رکھا جائے جو آدم سے لے کر دس سال پہلے تک دنیا نے مادی لحاظ سے کی ہے تو وہ اس ترقی سے کم نکلے گی جو گزشتہ دس سال میں ہوئی ہے اور آئندہ ترقی کی رفتار اس سے بھی زیادہ تیز ہو جائے گی۔ اگر انسانی ترقی کے ارتقائی دور کا چارٹ بنایا جائے تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ انسان کی مادی ترقی اور زندگی کے ارتقاء کی کیا نسبت بنتی ہے۔ اگر ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کے زمانے کو صرف اندازہ کرنے کے لئے ۲۴ گھنٹے کے برابر فرض کر لیں تو پہلے ۲۳ گھنٹے ۵۹ منٹ میں انسان ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ آخری سیکنڈ کے آخری حصے میں آکر انسان پیدا ہوا ہے۔ اگر یہ ترقی کی رفتار وہی رہتی جو انسان کے پیدا ہونے سے پہلے تھی اور پیمانے وہی رہتے تو انسان اس آخری سیکنڈ کے آخری حصے میں کچھ بھی نہ کر سکتا۔ اس صورت حال سے نپٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی ترقی کی رفتار بہت تیز کر دی ہے اور انسانی زندگی پر گزرنے والے اربوں سالوں پر پھیلے ہوئے ارتقائی مدارج نو ماہ کے اندر ماں کے رحم میں دُہرا دیتا ہے اسی طرح مادی لحاظ سے بھی انسان اتنی ترقی کر لیتا ہے جتنی وہ پہلے ہزاروں سالوں میں نہیں کر سکتا تھا۔ اس ترقی کی رفتار کا اثر مذہب پر پڑنا بھی لازمی تھا اس لئے مذہب کا ارتقاء بھی تیز ہو گیا۔ اگر مذہب اسی رفتار سے ترقی کرتا جس رفتار سے وہ پہلے کر رہا تھا تو اس سٹیج پر آنے کے لئے انسان کو بہت پہلے پیدا ہونا چاہیئے تھا۔

سوال:۔ جُمعہ کا دن مبارک کیوں ہے؟

جواب:۔ جمعہ کے دن اجتماعی عبادت ہوتی ہے، اس لئے مبارک ہے۔ کسی دن کے مبارک ہونے کا انحصار خدا تعالیٰ کی عبادت پر ہے۔ جتنی عبادت زیادہ ہو گی اتنا ہی وہ دن زیادہ مبارک ہو گا۔ جمعہ کا مفہوم یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر کے لئے اکٹھے ہونا۔ اس لئے جمعہ کا دن ہمارے لئے اہم ہے۔

سوال:۔ اگر ہم تمام آسمانی کتب پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ہم دوسرے مذاہب کی بعض تعلیمات کو غلط کیوں قرار دیتے ہیں؟

جواب:۔ کسی بھی مذہب کی بنیاد غلط نہیں تھی۔ لیکن ان کی تعلیم کا ایک حصہ اُس وقت کی ضرورت کے تحت اُتارا گیا تھا۔ وہ زمانی حصے اب متروک (OBSOLETE) ہو گئے ہیں۔ اگرچہ تمام مذاہب کا بنیادی ڈھانچہ ایک ہے جس طرح کہ زندگی کا BRICK WORK خواہ وہ انسان ہو یا جانور ایک ہی ہے۔ زندگی کے فنڈامینٹل (FUNDAMENTAL) ڈی۔ این۔ اے اور آر۔ این۔ اے، انسانوں اور جانوروں میں یکساں ہی ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود بندر اور انسان میں فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے مطابق تمام مذاہب کا بنیادی خاکہ ایک جیسا ہی ہے۔ لیکن بنیادی ہونے کے باوجود دو وجوہات کی بناء پر اتنا فرق پڑ جاتا ہے۔ پہلی بات تو وہی ہے جو میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ مذہب کی تعلیم کا ایک حصہ وقتی ہوتا ہے اور وقت کے گزرنے کے ساتھ اُس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے اور اُس کی جگہ نئی اور بہتر تعلیم لے لیتی ہے۔ حضور انور نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ پُرانے زمانے میں جب پہیہ ایجاد ہوا تو اُس وقت کی پہیہ گاڑی نہایت اہم ایجاد سمجھی جاتی تھی۔ اس کے بعد نئے ماڈل بنتے گئے اور آج اسی بنیادی ایجاد کے ذریعہ بہترین سواری کی گاڑیاں بن گئی ہیں۔ کیا کوئی ہوش مند انسان یہ کہے گا کہ نئی ترقی یافتہ گاڑی کو استعمال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم پرانی گاڑی کو غلط سمجھتے ہو۔

دوسرا حصہ اس مذہب کا وہ حصہ ہے جس کو ان مذاہب والوں نے خود ہی بدل دیا ہے۔ کچھ حصہ تو ارتقائی مدارج میں پیچھے رہ گیا اور کچھ انہوں نے مذہب کو اپنی مرضی کے مطابق بنانے کے لئے خود بدل دیا۔ بعض با اثر لوگ اپنی ذاتی منافعت کی خاطر یا محض فتنہ پیدا کرنے کے لئے اپنی الہٰی کتب میں سے اپنی مرضی کی تاویل نکال لیتے ہیں اور لوگوں کو مطمئن کر دیتے ہیں۔ اس طرح دین کو بگاڑ دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ اکثریت اس بگڑتے ہوئے دین کو صحیح سمجھتے ہوئے اسی پر عمل پیرا رہتی ہے۔ جب مذاہب کی تاریخ میں دین حقہ بالکل بگڑ جاتا ہے تو بعد کے آنے والے مذاہب نے فرقان کا کام کیا ہے اور بتا دیا ہے کہ یہ حصے خدا کے ہیں اور یہ انسانوں کے داخل کئے ہوئے ہیں۔

تیسرا حصہ ایسا ہے جس کو قرآن کریم نے دین قیّم فرمایا ہے۔ وہ آج بھی جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہ ایسا حصہ ہے جو آج بھی اسلام میں موجود ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی عبادت۔ انسانوں کے حقوق کی ادائیگی۔ اپنے اموال میں سے غرباء کے لئے خرچ کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک ایسی بنیادی مشترکہ تعلیم ہے جو کسی بھی زمانے میں متروک یا غلط نہیں ہو سکتی۔

## مجلس عرفان منعقدہ یکم فروری ۱۹۸۷ء

سوال:۔ بعض غیر از جماعت مسلمان تبلیغ کے دوران یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم بنیادی طور پر اپنے عقائد پر قائم ہیں اور ارکان اسلام پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر کیا یہ ضروری ہے کہ آپ لوگ احمدیت پر ایمان لانے کی بحثوں میں ہمیں ملوث کر کے CONFUSE کریں؟

جواب:۔ فرمایا۔ آپ اُن سے یہ بحث کیوں کرتے ہیں کہ احمدیت پر ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں۔ آپ اپنی بات کا آغاز اس سوال سے کریں کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے اس پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر وہ یہ مان لیں کہ مسیح اور مہدی آئے گا اور اس کا ماننا بھی ضروری ہو گا تو بنیاد قائم ہو گی اُسی بنیاد پر بات کا سلسلہ آگے چلائیں۔ آپ کی بحث کا موضوع یہ ہو گا کہ مسیح اور مہدی نے آنا ہے یا نہیں؟ اور کیا یہ مسلمانوں کا ایمان نہیں کہ مسیح اور مہدی کا آنا بڑا واقعہ (EVENT) ہو گا کہ اس کے ساتھ اسلام کی زندگی اور موت وابستہ ہے۔ اور امام مہدی اس لئے آئے گا کہ مسلمان بگڑ چکے ہوں گے اور وہ اُن کو نئی زندگی اور نئی تنظیم بخشے گا۔ اور ساری دنیا میں اسلام کے غلبے کے سامان پیدا کرے گا۔ اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باتوں کی خبر دی ہے یا نہیں؟ جب یہ تمام باتیں اُن سے کرلی جائیں تو یہ مسئلہ خود بخود اُن کے عقائد کے مطابق اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔

اُن سے یہ کہیں کہ تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح اور مہدی نے آنا ہے اور ان کاموں کے کرنے کے لئے آنا ہے تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ تمہیں بتائیں۔ ہم چونکہ یہ مانتے ہیں کہ وہ آ گیا ہے اس لئے بحث یہ ہو گی کہ وہ آیا ہے یا نہیں۔ اگر اس کا آنا اور نہ آنا اتنا ہی بے معنی ہوتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ضرورت تھی کہ اس مسئلے کو اہمیت دیتے اور اتنی بڑی بڑی پیشگوئیاں اس سلسلے میں کرتے۔

---

## اعلانِ نکاح

مؤرخہ ۲۳/۱۲ کو مکرم امیر اللہ خان صاحب ابن مکرم رحمت اللہ خان صاحب ساکن اندورہ تحصیل اسلام آباد کا نکاح مکرمہ شکیلہ پروین صاحبہ بنت مکرم ابرار محمد صاحب آف مسکرا سے مبلغ سات ہزار روپیہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم ابرار محمد صاحب دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قسط اوّل

# جماعتِ احمدیہ اور قومی یکجہتی

تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان
بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

حضرات میری آج کی تقریر کا موضوع ہے "جماعتِ احمدیہ اور قومی یکجہتی" اور یہ موضوع وقت کا اہم تقاضا (NEED OF THE HOUR.) ہے کیونکہ ملک کی سالمیت ترقی اور بقا کے لئے باہمی اتحاد و اتفاق اور قومی ایکتا اور روا داری کی بہت ضرورت ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک ایک ہی قوم ہیں۔ یعنی ہندوستانی اور ہندوستان ہمارا وطن ہے۔ جس کے متعلق علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

## جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

ہمارا یہ جلسہ سالانہ نہ صرف نیشنل انٹگریشن یعنی قومی ایکتا بلکہ انٹرنیشنل انٹگریشن یعنی بین الاقوامی ایکتا کا ایک شاندار مظاہرہ ہے۔ کیونکہ اس میں سبھی دھرموں اور ملکوں کے لوگ شریک ہیں۔ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا ہے

مجھکو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھکو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ملک سے مجھکو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
(درثمین)

سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کو اہم بشارت دی تھی جس کو آپ یوں بیان فرماتے ہیں:—

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور۔ اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ "میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"
(تجلیات الٰہیہ)

## بین الاقوامی حالات

بیشتر اس کے کہ میں قومی یکجہتی کے موضوع پر تفصیلی طور پر اسلام اور جماعتِ احمدیہ کا نقطہ نگاہ اور مساعی پیش کروں ابتدائی طور پر مختصراً عالمی امن کے بارہ میں صورت حالات پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

حضرات یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ آج دُنیا پُرخطر حالات میں سے گزر رہی ہے۔ چو طرفہ بدامنی اور انتشار کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ امن مفقود ہے اور تیسری عالمی جنگ کے خطرے کے بادل ہر طرف منڈلا رہے ہیں۔

دونوں بڑے سیاسی بلاکوں یعنی روسی اور امریکی بلاک میں اعصابی سرد جنگ جاری ہے۔ روس اور چین کے باہمی تعلقات بھی خوشگوار نہیں۔ روس۔ امریکہ اور یورپین طاقتیں اسلحہ کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم۔ نائٹروجن بم اور نائٹرون بم جیسے خطرناک بم تیار ہو چکے ہیں۔ جو زندگی کو بالکل ختم کر دیں گے۔ امریکہ یورپ کے مختلف حصوں میں روس کے مقابل چھوٹے فاصلے تک مار کرنے والے میزائلز لگا چکا تھا۔ ان میزائلز سے روس پر وار ہو سکتا تھا بین الاقوامی امن کی باتیں اسلحہ پر کنٹرول کرنے کی باتیں سب طاقتیں کر تو رہی ہیں مگر آئے دن دونوں طاقتوں کی طرف سے ایٹمی تجربات اور دھماکے بھی جاری تھے۔

اگر بین الاقوامی حالات پر سرسری نگاہ ڈالی جائے تو مختلف ممالک میں ہمیں بے چینی بدامنی اور خونریزی نظر آتی ہے۔ جس سے شدید جانی۔ مالی اور اقتصادی نقصان ہو رہا ہے۔ جس کی تفصیل بیان کرنے کا یہ موقعہ نہیں ہے۔

لیکن چونکہ یہ ساری بدامنی اور انتشار کی کیفیت ہمارے ملک بھارت کے اردگرد پائی جاتی ہے۔ اسی لئے ہمیشہ یہ خطرہ لاحق رہتا ہے اور اندیشہ پایا جاتا ہے کہ کہیں ہمارا بھارت بھی ان حالات سے متأثر نہ ہو جائے۔

بھائیو! ہر طرف اس وقت انسانیت اور باہمی رواداری و امن کا جذبہ کم اور حصول اقتدار کا جذبہ زیادہ نظر آتا ہے۔ مگر اب مقام شکر و خوشی ہے کہ کئی سالوں کی گفت و شنید کے بعد ۸؍دسمبر ۱۹۸۷ء کو وائٹ ہاؤس واشنگٹن میں صدر امریکہ ریگن اور روسی لیڈر گورباچوف کے درمیان ایک تاریخی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں جس کے مطابق دونوں طاقتیں درمیانی فاصلے پر مار کرنے والے میزائلز اپنے اپنے علاقہ سے ہٹا دیں گے۔ الحمد للہ۔

موت اور تباہی کا فوری خطرہ ٹل گیا اور اس خبر کے نتیجہ میں دُنیا کے تمام ممالک میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ اور اب قریباً میزائلز مع Warheads تباہ کر دیئے جائیں گے۔ اور اُمید ہے کہ آئندہ دونوں طاقتیں اسلحہ میں کمی اور کنٹرول کی طرف توجہ کریں گی۔ تاکہ دُنیا میں امن و شانتی کی فضا قائم ہو جائے۔

ایسے حالات کو دیکھ کر گوربانی کے شبدوں میں دل سے دُعا نکلتی ہے ؎

"جگت جلندا رکھ لے اپنی کرپا دھار
جت دوارے اُبھرے تتے لیہو اُبھار"

## بھارت کے حالات کا جائزہ

اب ہم اپنے وطن بھارت ورش کی طرف آتے ہیں۔ ۴۰ سال قبل ہمارا وطن ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء کو آزاد ہوا تھا۔ نئی مردم شماری کی رو سے ہمارے ملک کی آبادی اب قریباً ۷۰ کروڑ ہے جس میں ۱۰ کروڑ سے زائد مسلمان ہیں۔ اور وہ ہندوستان کی اقلیتوں میں سے سب سے بڑی اقلیت ہیں۔

بھائیو! ہندوستان کی آبادی مختلف مذاہب رکھنے والوں اور مختلف زبانیں بولنے والوں پر مشتمل ہے۔ ہمارے ملک کا وِدھان آئین جس پر ہم کو فخر ہے۔ سیکولر ہے۔ یعنی حکومت کا کوئی مذہب نہیں۔ مگر وہ تمام مذاہب اور دھرموں کی آزادی و حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ اور ہمارا نظام حکومت جمہوریت ڈیموکریسی پر مبنی ہے۔ اور یہ دُنیا بھر کے ملکوں میں سب سے بڑا جمہوری دیش ہے۔

آزادی ملنے کے بعد کچھ غلط فہمیوں اور بے بنیاد اندیشوں کی بنا پر ملک کے بعض حصوں میں مذہبی تعصب اور دیوانگی نے جوش دکھایا۔ اور اس فرقہ واریت کے نتیجہ میں کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔ اس کے علاوہ قومی اتحاد اور ایکتا اور حب الوطنی کے جذبہ کو بڑا بھاری صدمہ پہنچا۔ علاقائی زبانوں نے ملک کے بعض حصوں میں اتنی اہمیت اختیار کر لی کہ زبان کے آدھار پر بعض علیحدہ صوبوں اور ریاستوں کا قیام عمل میں آیا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں آندھرا۔ کیرالہ۔ مہاراشٹر۔ گجرات۔ کرناٹک۔ ہریانہ۔ پنجابی صوبہ۔ ہماچل پردیش وغیرہ صوبے معرض وجود میں آ گئے۔

## قومی یکجہتی

۲۶؍اپریل ۱۹۶۲ء میں جب مرکزی حکومت نے دیکھا کہ کچھ فرقہ واریت سر

اُٹھاتی ہے تو اقلیتوں کی جان و مال و عزت کو نقصان پہنچاتی ہے اور کبھی زبان کے آدھار پر ملک کی مزید تقسیم کے مطالبات ملک کے نظم و نسق اور امن و اتحاد کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہے ہیں۔ اور ایک ہی ملک میں چھوٹے چھوٹے ملک بن کر ان میں ایک دوسرے سے ہمدردی کا جذبہ کم اور اپنے ہی صوبہ کے لوگوں کی ترقی و بہبودی کا خیال بڑھ رہا ہے۔ اور مجموعی قومی مفادات نظر انداز ہو رہے ہیں۔ تو قومی وحدت و سالمیت کو مضبوط بنانے اور ہندوستان کے سب باشندوں میں جذباتی ہم آہنگی اور حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنے کا اسے خیال پیدا ہوا۔ ۱۹۶۱ء میں اس قومی ایکتا کے جذبہ کو فروغ دینے کے لئے مختلف کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ جنہوں نے قومی ایکتا کے مختلف پروگرام ملک و قوم کے سامنے رکھے۔ اس وقت سے ہی حکومت کے ارکان ملک کے حقیقی خیر خواہوں دانشوروں اور مدبر لیڈروں کی انتہائی خواہش و کوشش رہی کہ اس سیکولر اور جمہوری دیش کے باشندوں میں بلا لحاظ مذہب و ملت اور بلا لحاظ ذات پات و زبان و تمدن سب بھارتی باشندوں میں نیشنلزم کا جذبہ پیدا ہو اور فرقہ واریت کا قلع قمع ہو۔ سب کو آزادی اور قومی ترقی کے مساوی حقوق اور مواقع حاصل ہوں۔ اور پھر سب مل کر ملک کی تعمیر اور سربلندی کے لئے کوشش کریں۔ ان مدبرین نے ایسی جماعتوں اور تحریکوں کی کھلے طور پر مذمت کی جو فرقہ واریت اور باہمی اختلافات کو ہوا دے کر ملک کی وحدت و سالمیت اور بین الاقوامی عزت و شہرت اور ساکھ کو نقصان پہنچانے والی ہوں۔ چنانچہ ۱۹۶۲ء میں آزادیٔ ہند کی سولہویں سالگرہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے محبوب وزیر اعظم شری نہرو جی نے فرمایا تھا۔

"ہندوستان بہت سے مذاہب اور بہت سے لوگوں۔ مسلمانوں۔ بدھوں۔ پارسیوں وغیرہ کا وطن ہے۔ ان سب کے حقوق برابر ہیں۔ اور وہ برابر کے شہری ہیں۔ جو شخص اس کے خلاف آواز اُٹھاتا ہے وہ ہندوستان سے غداری کرتا ہے۔ ہندوستان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور بھارت ... دری ... ہندوستان ... کو کمزور کرتا ہے۔"

(ہمدردی آواز لاہور ۲۵-۸-۶۲)

## باہمی اتحاد و اتفاق کی محکم بنیادیں

حضرات! یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ ہمارا دیش مختلف مذہبوں۔ دھرموں اور تہذیبوں کا گہوارہ ہے یہ رشیوں منیوں اور گوروؤں کا دیش ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس ملک کو ایسے وسائل اور اسباب سے نوازا ہے کہ اگر سارے بھارت باسی مل کر ان اسباب و وسائل سے فائدہ اُٹھائیں تو ہمارا یہ ملک بہترین ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ مگر ضرورت ہے اس بات کی کہ اہل وطن میں مساوات باہمی اور رواداری اور محبت و پیار اور ایک دوسرے پر اعتماد کرنے کے جذبات پیدا ہوں۔ اس لئے جذباتی ہم آہنگی اور مکمل اتحاد پیدا کرنے کے لئے ملک کے دانشوروں اور بہی خواہوں کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اقلیتوں کو خواہ ان کا کسی دھرم اور مذہب سے تعلق ہو۔ مطمئن کیا جائے۔ اگر ملک کی اکثریت ... اقلیتوں ... کے حقوق و جذبات اور مذہبی آزادی کا تحفظ و احترام کرے۔ اور ان کی تہذیب و تمدن اور زبان کو ترقی دینے کی کوشش کرے۔ تو یقیناً قومی ایکتا کی منزل مقصود قریب سے قریب تر آتی جائے گی۔ لیکن اگر قومی اتحاد کے اس اہم عنصر یعنی اقلیتوں کے حقوق و مفادات کو نظر انداز کر دیا گیا تو نیشنلزم اور قومی ایکتا کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ اور نہیں ملک میں باہمی خلفشار سے کبھی نجات نہیں مل سکے گی۔ خدا تعالےٰ ہمارے وطن کو اس خوفناک صورت حال سے محفوظ رکھے۔ ہم سب بھارت باسیوں کے دلوں کی صدا بقول علامہ اقبال ایک ہے ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

ماہ نومبر ۱۹۸۰ء میں منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے ایک رسالہ بعنوان "ہندوستانی مسلمان ایک سیکولر ملک کے نازاں شہری" شایع ہوا تھا۔ جس میں لکھا ہے۔

"ہندوستانی مسلمانوں کو ایک جمہوری آزاد اور سیکولر بھارت میں دیگر اقلیتی اور اکثریتی فرقوں کے عوام کے ساتھ مکمل اور مساوی حقوق حاصل ہیں۔ ہندوستانی آئین میں ایک دوسرے شہری کے درمیان کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جاتا۔ دراصل ہمارا آئین کسی بھی شہری کے ساتھ نسلی۔ مذہبی۔ ذات پات یا جنسی طور کے امتیاز رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بھارت میں کوئی بھی شخص دوسرے درجہ کا شہری نہیں ہے۔"

## حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اپیل

حضرات! ہمارے نیتاؤں اور قومی راہنماؤں کو تو آج ملک کی اس مخدوش حالت کو دیکھ کر باہمی اتحاد اور قومی یکجہتی پیدا کرنے کے لئے اہل وطن کو بار بار توجہ دلانے کی ضرورت پیش آ رہی ہے۔ مگر میں آپ کو ایک حیرت انگیز بات سُنانا چاہتا ہوں کہ اسی بھارت ورش میں اور اسی مقام قادیان میں پیدا ہونے والے ایک رشی اور مامور ربانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ جماعت احمدیہ نے آج سے قریباً ۷۹ سال پہلے اپنی وفات سے صرف ایک روز قبل ۲۵؍ مئی ۱۹۰۸ء کو وطن کے نام ایک "پیغام صلح" دیا جس میں ہندو و مسلمان دونوں بڑی قوموں سے باہمی صلح و اتحاد سے رہنے کی اپیل کی تھی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اس کو کاٹتا ہے ...... ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بُلاتا ہے ..... دُنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں۔ جو کچھ مجھے خدا نے خبر دی ہے۔ وہ بھی یہی ہے کہ اگر دُنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دُنیا پر سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی آخر انسان نہایت تنگ ہو کر کہنے لگ جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہت سے مصیبتوں کے بیچ آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آوے ہوشیار ہو جاؤ اور چاہیئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں اور جس قوم میں کوئی ایسی زیادتی ہے جو صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے۔ ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔"

(رسالہ پیغام صلح مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

۱۹۰۸ء میں اس صلح کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے چند تجاویز بھی پیش فرمائیں:۔

(۱):۔ آئندہ کے لئے عہد کیا جائے کہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کو بُرا نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ عزت سے ان کا نام لیا جائے گا۔

(۲):۔ ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ ویدوں کے رشیوں اور بعد میں آنے والے پیشواؤں حضرت کرشن اور حضرت رام چندر جی خدا کے برگزیدہ لوگ تھے۔ ہم ان کو صادق اور مامور من اللہ سمجھتے ہیں۔

(۳):۔ ہندو صاحبان اقرار کریں کہ حضرت محمد صلعم سچے تھے۔ دُنیا کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ اور آئندہ وہ حضرت محمد صلعم کی اسی طرح عزت کریں گے جس طرح اپنے رشیوں کی عزت کرتے ہیں۔

(۴):۔ اگر کوئی فریق اس کی خلاف ورزی کرے تو تین لاکھ روپیہ دوسرے فریق کو تاوان ادا کرے۔

(۵):۔ مسلمان اس کے مقابل پر گائے ذبح کرنا چھوڑ دیں گے۔ بے شک گائے حلال ہے۔ مگر ضروری نہیں کہ ہر حلال چیز کو ضرور ہی استعمال کیا جائے۔

(۶):۔ اس معاہدہ پر ہر فریق کے دس دس ہزار معروف و با اثر باشندوں کے دستخط ہوں۔ مامور ربانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے اس پیغام صلح کو اہل وطن نے سُنا اور پڑھا۔ کچھ سمجھدار اور دانا لوگوں نے اسے ملک و قوم کے لئے مفید اور کارآمد بھی سمجھا مگر اکثریت اس پیغام پر عمل پیرا ہونے سے غافل رہی۔ جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ ۱۹۴۷ء میں ہمارا پیارا وطن دو حصوں میں یعنی ہند و پاکستان میں تقسیم ہو گیا۔ اور پھر ۱۹۷۱ء میں تین حصوں میں بٹ گیا۔ یعنی بنگلہ دیش بھی معرض وجود میں آگیا۔ اگر ۷۹ سال پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیش فرمودہ تجاویز پر صدق دل سے عمل کیا جاتا تو تقسیم ملک کی نوبت ہی پیش نہ آتی۔ اور باہمی قتل و خونریزی نہ ہوتی اور نہ ... ملک ... تباہی و بربادی کا ... 

بہ کیا اسی سے ہم سب محفوظ ... (باقی آئندہ)

## شاہراہ غلبۂ اسلام پر

# ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

### پالاکرتی (آندھرا) میں جلسہ عام

مکرم عبدالرؤف صاحب عاجز معلم وقفِ جدید مقیم پالاکرتی ضلع ورانگل (آندھرا) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱/۱۷ ۸۸ کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں مہمانِ خصوصی محترم ابراہیم لیمسو صاحب ڈنمارک کے علاوہ مقامی غیر مسلم دوست ڈاکٹر آر ستیانارائنا صاحب اسنڈر اور بہت سے غیر مسلم اور غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ جماعت احمدیہ جینیہ منجی ایلہ، مٹرور اور کنڈور وغیرہ سے بھی کافی تعداد میں احباب و مستورات نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق نے کی۔ تلاوت قرآن مجید عزیز محمد مدار احمد اور نظم عزیز محمد شریف احمد نے پڑھی بعدہٗ خاکسار نے مہمان خصوصی کا تیلگو میں تعارف کروایا پہلی تقریر بھی خاکسار نے اُردو میں سیرت آنحضرتؐ کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم عبدالستار صاحب سبحانی معلم وقفِ جدید نے تیلگو میں کی اس کے بعد عزیزان محمد امام احمد شریف، محمد مدار احمد نے آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد عزیزہ زاہرہ بیگم نے خوش الحانی سے کلامِ محمود سے "محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے" نظم پڑھ کر سنائی۔ مہمان خصوصی نے انگریزی زبان میں ڈنمارک میں احمدیت کی سرگرمیاں اور اپنے قبولِ اسلام کے حالات بیان کئے جس کا ساتھ ساتھ تیلگو زبان میں ترجمہ مکرم ڈاکٹر آستیہ صاحب نے کیا۔ بچوں نے آنحضرتؐ کی حدیثیں اُردو اور تیلگو ترجمہ کے ساتھ سنائیں۔ سامعین کی خواہش پر خاکسار نے دوبارہ تیلگو زبان میں حضرت امام مہدیؑ کی صداقت اور مخالفین احمدیت کے موضوع پر تقریر کی آخر میں محترم صدر جلسہ نے حضرت امام مہدیؑ کی پیشگوئی "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے انتظامات مکرم مولوی ظفر اللہ صاحب معلم وقفِ جدید اور مکرم یعقوب علی صاحب معلم وقفِ جدید نے کئے۔ بجلی و لاؤڈ اسپیکر کا انتظام مکرم عباس علی صاحب طاہر نے کیا۔ مہمانوں کے کھانے کا تمام تر انتظام مکرم بادشاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ پالاکرتی اور مکرم یعقوب علی صاحب سیکرٹری مال نے کیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

### "ترور" (ورانگل) میں مجلس مذاکرہ

مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ ورانگل (آندھرا) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱/۲۲ ۸۸ کو بمقام "ترور" ایک تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے "احمدیت کا طرۂ امتیاز" کے عنوان پر تقریر کی اور عقائد احمدیت سے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ غیر احمدیوں نے اپنے مقامی مولوی صاحب کو لانے کی کوشش کی لیکن مولوی صاحب گاؤں چھوڑ کر ہی چلے گئے جلسہ کے بعد رات ساڑھے دس بجے تک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس میں حاضرین کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ خدا تعالیٰ اس گاؤں کے افراد کو جلد احمدیت کی آغوش میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

### سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ شیموگہ

محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شیموگہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۱۲/۲۳ ۸۸ کو لجنہ اماء اللہ شیموگہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کی تلاوت کے بعد عہد دُہرایا گیا مکرمہ میمون النساء صاحبہ نے پُرسوز دُعا کرائی اور مکرمہ شرف النساء صاحبہ نے حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ ازاں بعد محترمہ صدر صاحبہ نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا اور جنرل سیکرٹری صاحبہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی بعدہٗ صدر صاحبہ نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے چند ممبرات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بعض تعلیمی، علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں جج کے فرائض محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اور محترمہ فوزیہ مبینہ صاحبہ نے ادا کئے۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ اجتماع کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

### جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

★ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ موسٰی بنی مائنز اطلاع دیتی ہیں کہ زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مقامی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک سے اس بابرکت جلسہ کا آغاز ہوا۔ نظم محترمہ فائقہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ بعدہٗ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر چھ تقاریر ہوئیں۔ اور پانچ ممبرات ناصرات نے نظمیں پڑھیں دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مکرم مولوی غلام ہادی صاحب معلم وقفِ جدید اور محترمہ صدر صاحبہ نے بھی خطاب کیا۔ بعد اختتام جلسہ تمام ممبرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

★ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۱/۱۶ ۸۸ خاکسار کی زیر صدارت مشن ہاؤس میں لجنہ اور ناصرات کا جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد عزیزہ وحیدہ ایوب نے حمد پیش کی اور محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ نے احادیث سنائیں۔ ازاں بعد محترمہ شیریں بشارت صاحبہ، محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ، محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ، محترمہ غوثیہ ظفر صاحبہ، عزیزہ ناصرہ حمیدہ، محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، عزیزہ نعیمہ عمر صاحبہ، محترمہ صائمہ مقصود صاحبہ، عزیزہ شکیلہ پروین صاحبہ، عزیزہ رضیہ بیگم، عزیزہ درثمین صاحبہ اور خاکسار نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس دوران عزیزہ درثمین، عزیزہ یاسمین سلطانہ اور محترمہ زیتون بی صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا اور تمام حاضرات کی چائے سے تواضع کی گئی۔

### لجنہ اماء اللہ شیموگہ کے زیر اہتمام ہفتہ تحریک جدید

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیموگہ تحریر کرتی ہیں کہ ہفتہ تحریکِ جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۱۲/۲۰ کو زیر صدارت محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں عزیزہ امۃ البصیر صاحبہ کی تلاوت کے بعد محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ کی قیادت میں عہد نامہ دہرایا گیا۔ محترمہ شرف النساء صاحبہ نے حمد باری تعالیٰ پیش کی اور محترمہ میمون النساء صاحبہ نے احادیث سنائیں بعدہٗ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے "تحریکِ جدید کا پس منظر" کے عنوان پر، محترمہ مصباح تسنیم صاحبہ نے "تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک ہے" کے عنوان پر محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ نے "مطالبہ تحریکِ جدید اور تحفظ حقوق نسواں" عنوان پر اور محترمہ صدر صاحبہ نے "تحریک جدید کے کارہائے نمایاں" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

### مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کی طرف سے غرباء کی ضیافت

مکرم جلال الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ رقمطراز ہیں کہ خاکسار اور مکرم کے یسی منصور صاحب کی معیت میں چند خدام سینٹرل پور ویلفیئر ہوم سوسائٹی (Central Poor Welfare Home Society) میں گئے۔ اور وہاں ایک صد سے زائد معذوروں اور لاوارثوں کو دوپہر کا کھانا کھلایا۔ ان لوگوں نے ہماری آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور دو خواتین نے ہمارے اعزاز میں نظمیں پڑھیں۔ کھانے سے فراغت کے بعد دُعا کی گئی بعدہٗ وہاں سے واپسی ہوئی۔

### درخواستِ دُعا

خاکسار کے ایک قریبی عزیز مکرم عبدالودود علی خان صاحب جن کی شادی عرصہ قریب پانچ سال قبل خاکسار ہی کی رشتہ کی ایک بھانجی سے ہوئی تھی تاحال اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ درویشان قادیان اور بزرگان و احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف کو نیک و صالح اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار حمید اللہ نواز ساکن سہارنپور (یو۔پی)

# جماعت احمدیہ فیجی کا کامیاب جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ اوّل

اور پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ٹھیک دو بجے جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اور اس کی کاروائی پونے پانچ بجے شام تک جاری رہی۔ اس اجلاس میں "کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی اہمیت" "علوم دینیہ کی اہمیت" "صد سالہ جوبلی" "تحریک جدید کی اہمیت" "برکات خلافت" اور "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوانات پر مختلف احباب نے تقاریر کیں۔

## جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

مورخہ ۲۶ ۱۲/۸۷ کو جلسے کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم، درس حدیث صلی اللہ علیہ وسلم اور درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیئے گئے۔

ٹھیک ۸ بجے صبح جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ یہ پروگرام درمیان میں چائے کے وقفہ کے ساتھ ۱۱ بجے تک رہا۔ اس میں "اسلام میں بد رسومات ناجائز ہیں" "نماز باجماعت کی اہمیت" "خدمت دین کو ایک فضل الٰہی جانو" "میں احمدیت میں کیسے شامل ہوا" "مالی قربانی کی برکات" "اسلام اور دیگر مذاہب کا موازنہ" "ہماری ذمہ داریاں" "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی" اور "تبلیغ کی اہمیت" کے عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ تمام مقررین نے اپنی تقاریر محنت سے تیار کی تھیں۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

اختتامی تقریر میں خاکسار نے احباب جماعت کو ان کی اہم ترین جماعتی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے آئندہ سال تبلیغ کے کام کو مزید تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ازاں بعد اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

## کھانے کا انتظام اور نمازوں کی حاضری

کھانے اور رہائش کا انتظام بفضلہ تعالیٰ بہت اچھا رہا۔ ہر ایک نے اخلاص اور بشاشت کے ساتھ اپنی ڈیوٹی ادا کی۔ ۵۰۰ سے زائد افراد کے لئے دوپہر اور شام کے کھانے اور ناشتہ و چائے کا تمام تر انتظام مقامی خدام، انصار، اطفال اور لجنہ نے کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

امسال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں امسال ناظم تربیت جلسہ سالانہ کا تقرر بھی کیا گیا تھا۔ موصوف نے اپنے معاونین کے ساتھ بہت عمدہ کام کیا جس کے نتیجہ میں نمازوں اور جلسہ کی حاضری بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی رہی۔ خاکسار نے لاؤڈ سپیکر پر صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کا ترانہ پڑھا اور احباب جماعت سے درخواست کی کہ مقامی جلسوں میں بھی اطفال الاحمدیہ کا یہ ترانہ ضرور پڑھا کریں۔ تاکہ فضاء اس پاک ترانہ سے معطر ہو۔

**جلسہ سالانہ کا غیر معمولی ثمرہ** نماز ظہر و عصر سے قبل ایک زیر تبلیغ ہندو نوجوان جو جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں میں شامل ہوئے تھے کو اللہ تعالیٰ نے قبول اسلام کی سعادت عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔ قبل ازیں ان کا نام کرشنا لال تھا۔ اب ان کا نام "طاہر احمد" رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری تبلیغی مساعی کو مزید شیریں اثمار سے نوازے اور جلسہ سالانہ کے نیک اثرات مترتب فرمائے۔ آمین۔

# درخواست ہائے دعا

● جماعت احمدیہ لاس اینجلس (امریکہ) کے مربی چوہدری منیر احمد صاحب کو اچانک دل کا حملہ ہونے کی وجہ سے بغرض علاج ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ مقامی ماہرین قلب کے علاوہ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب ماہر امراض قلب و سرجن مقیم پورٹ لینڈ سے بھی مشورہ کیا گیا ہے۔ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں مکرم چوہدری صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر حمید الرحمٰن مقیم لاس اینجلس (امریکہ)

● خاکسار کی چھوٹی پوتی عمر (۹ ماہ) سردی کے اثر سے بہت زیادہ بیمار ہے۔ مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ارسال کرکے قارئین سے عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر پانے کے لئے دعاؤں 44

# دُعائے مغفرت

(۱) افسوس! جماعت احمدیہ لاس اینجلس (امریکہ) کے ایک مخلص دوست مکرم ڈاکٹر یعقوب احمد منصور صاحب (ANAESTHESIOLOGIST) ابن مکرم محمد یونس صاحب آف بہار جو یہاں کے ایک ہسپتال میں ملازم تھے عین جوانی کے عالم میں ہارٹ فیل ہو جانے کے باعث مورخہ ۹ ۱/۸۸ کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم انتہائی ملنسار خاموش طبع اور پیارے دوست تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے غمزدہ بیوی سمینہ منصور صاحبہ جو ۸ ماہ سے حاملہ ہیں اور ڈیڑھ سال کی ایک بچی اپنی یادگار چھوڑی ہے یہ بچی بھی دل کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ اور اس کے لئے ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی ضعیف العمر والدہ صاحبہ کراچی میں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات ان کی غمزدہ اہلیہ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے اور چھوٹی بچی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر حمید الرحمٰن مقیم لاس اینجلس (امریکہ)

(۲) افسوس! میرے چھوٹے بھائی عزیز چوہدری عبد السمیع صاحب خادم چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ مورخہ ۱۲ ۱/۸۸ کو اچانک حرکت قلب کے بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

پانچ سال قبل عزیز مرحوم کی اہلیہ بھی وفات پا گئی تھیں۔ مرحوم کے بچے (تین بیٹے اور تین بیٹیاں) ماں اور باپ دونوں کے سائے سے بالکل محروم ہو گئے ہیں۔ ابھی تک کسی بھی بچے کی شادی نہیں ہوئی۔ عزیز مرحوم کی وفات کا صدمہ سب بہن بھائیوں کو جو دیار غیر میں رہ رہے ہیں بڑی شدت سے محسوس ہوا۔ بزرگان و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ والدین کے شفیق سائے سے محروم بچوں کو دنیا کی باد سموم سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنے سایۂ عاطفت میں پناہ دے۔ اور ہمارے غم کا مداوا فرمائے ؎

اے خدا! بر تربت او رحمت ببار　　داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
تیز مارا از بلا ہائے زماں محفوظ دار　　تکیہ گاہ ما توئی اے قادر و رب رحیم

خاکسار عبد اللطیف چوہدری مقیم اونٹاریو (کینیڈا)

(۳) افسوس! مکرم عبد الغفور صاحب احمدی ساکن دیو درگ (کرناٹک) کی اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۲ ۱۲/۸۷ کو ایک سال کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، مالی قربانی میں پیش پیش رہنے والی اور نیک و مخلص خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو کمسن بچیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں مکرم عبد الغفور صاحب دس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور بچیوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ سید ثناء اللہ معلم وقف جدید دیو درگ

44 کا خواستگار ہوں۔

خاکسار۔ سید ظہیر الدین محمود احمد ساکن بریلی۔ (یو پی)

● مکرم ماسٹر محمود احمد خان صاحب ایم اے بی ایڈ صدر جماعت احمدیہ مانلو (کشمیر) اپنے بیٹے عزیز منظور احمد خان کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی، اپنی پریشانیوں کے ازالہ اور صحت و سلامتی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

● مکرم احمد سلیمان صاحب مبلغ سلسلہ کرنچی (انڈونیشیا) میدان تبلیغ میں کامیابی عطا ہونے اور پیش از پیش مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

## ضروری اعلان نظامتِ دارالقضاء قادیان

مکرم ایم ۔ پی بشیر احمد صاحب آف کیرالہ سٹیٹ آپ کی اہلیہ محترمہ وی ۔ پی آمنہ بی صاحبہ کی طرف سے دارالقضاء قادیان میں خلع کی درخواست موصول ہوئی ہے ۔ سو آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں نظامتِ قضاء قادیان سے اس سلسلہ میں رابطہ پیدا کریں ۔ بصورتِ دیگر آپ کی طرف سے ۳۰ اپریل ۱۹۸۸ء تک نظامتِ قضاء کو کوئی اطلاع موصول نہ ہونے پر محترمہ آمنہ بی صاحبہ کی درخواست خلع قبول کر لی جائے گی ۔

خاکسار منیر احمد خادم
قاضی اوّل سلسلہ عالیہ احمدیہ

## ایوانِ خدمت کے بقایا داران سے گذارش

الحمدللہ کہ ایوانِ خدمت کا کام جاری ہے ۔ اور اب یہ آخری مراحل میں ہے ۔ جو خدام و اطفال تاحال بقایا دار ہیں اُن سے درخواست ہے کہ وہ کوشش کر کے ۶ ماہ کے اندر اندر اپنے ذمہ کے بقایا جات ادا کر کے ثوابِ دارین حاصل کریں ۔

وہ افراد جو پانچ پانچ صد روپیہ مد تعمیر ایوانِ خدمت میں ادا کر کے معاونینِ خصوصی میں شامل ہیں وہ اپنے مع رسید کی ڈپلیکیٹ کاپی کے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوائیں تاکہ دفتر کے ریکارڈ میں اگر کوئی نام چھوٹ گیا ہو تو اُسے شامل کر کے اسماء کی پلیٹیں تیار کروائی جا سکیں ۔

امید ہے کہ خدام اس کی طرف خصوصی توجہ فرما کر اپنے بقایا جات کی ادائیگی فرمائیں گے ۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی دوسری بیٹی عزیزہ فریدہ انور سلمہا اللہ اہلیہ مکرم شعیب احمد صاحب ساکن بھبنیشور (اُڑیسہ) کو ۱۸/۱۷ جنوری کی درمیانی شب پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "سعدیہ انور" تجویز فرمایا ہے ۔ نومولودہ مکرم سید عبدالقیوم صاحب سونگھڑہ حال بھبنیشور کی پوتی ہے ۔ قارئین سے بچی کے نیک، صالحہ اور خادمِ دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار فیروز الدین انور زعیم مجلس انصار اللہ کٹکہ

## ضروری تصحیح و معذرت

شانِ خاتم الانبیاء سیریز کے ٹائٹیل پر آیتِ قرآنی "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" کی بجائے سہواً "لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الآیۃ" لکھا گیا ہے ۔ احباب اپنے شمارہ میں بلیڈ سے "و" کو کھرچ دیں ۔ کیونکہ "و" بہرحال زائد ہے ۔ شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے ۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان


"آپ اسلام سے عظمتِ کردار حاصل کریں"
(ارشاد حضور ایدہ اللہ)

AUTOWINGS.
آٹو ونگس
13. SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004.
PHONE 76360
74350



اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ ۔ کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE:-275475
RESI:-273903
CALCUTTA-700073



اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے ۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE:-279203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.



ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS.
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT
PLOT NO-6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY-400099
PHONE { OFFICE :- 6348179
RESI :- 629389



ھُوَالنَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لاویں ۔

الرؤف جیولرز

۱۴ ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد ۔ کراچی
(فون نمبر :- 617096)

# یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد ابیٹ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر: 294



# "میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاج دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائینز اینڈ جے۔ این انٹرپرائزز

NO-75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGALORE - 560002
PHONE :- 228666



"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے" ارشاد حضرت ناصرالدین رحمہ اللہ تعالیٰ

**احمد الیکٹرانکس**
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

**گڈلک الیکٹرانکس**
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس



## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
6. ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:- MOOSARAZA
PHONE .- 605558 } BANGALORE - 560002



## پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

**SAIRA Traders.**
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI E' PVC CHAPPALS
SHOE MARKET NAYAPUL HYDARABAD 500002
PHONE NO. 522860



"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۱)

"ALLIED" ٹریڈمارک

## الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز: کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۵۰۰۰۲۷ (آندھرا پردیش)



# "وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۳)

**NIR®**
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!


ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۸۸ء رجسٹرڈ نمبر ایل / جی ڈی پی ۳